ماہنامہ
لاہور
نعت
صدائے نعت
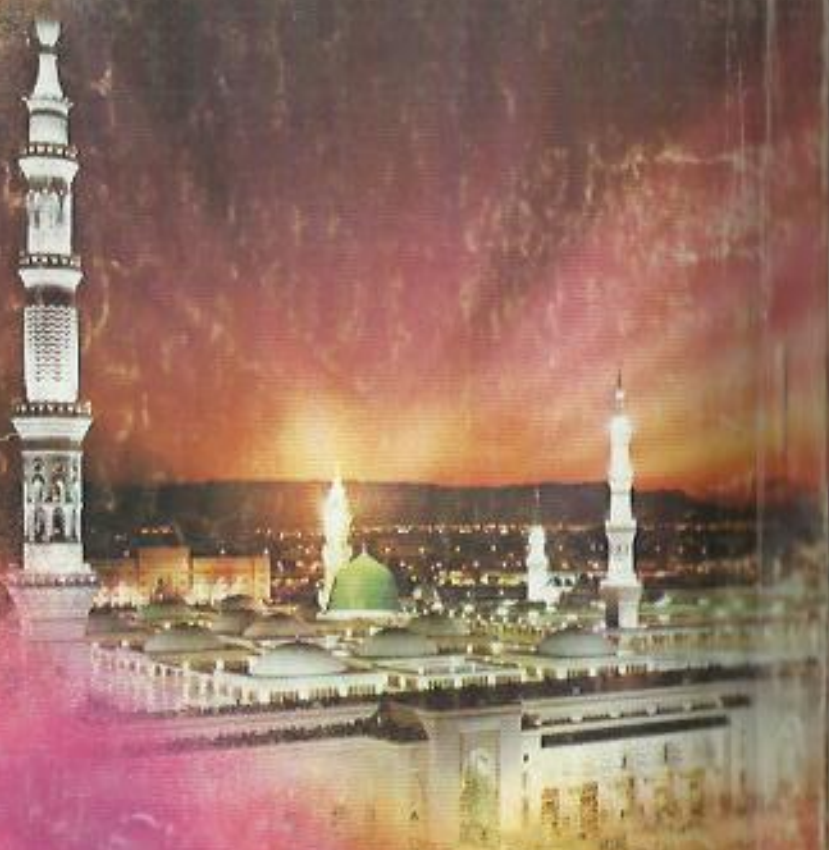
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 19واں سال

راجا غلام محمد (صدر [illegible]) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 19 | دسمبر 2006 | شمارہ 12

صدائے نعت

مشیر خصوصی
ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ
سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل آف پاکستان

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر - اظہر محمود

مینیجر: راجا اختر محمود

پبلشر
راجا رشید محمود
صدر
ایوان نعت (رجسٹرڈ)

قیمت
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (سالانہ)
عرب ممالک سے 100 ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر نعیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ / ڈیزائننگ: مدنی گرافکس فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل نزد چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

شاعرِ نعت کا 41 واں اُردو مجموعۂ نعت

صدائے نعت

راجا رشید محمود

مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ ''نعت'' لاہور

آوازیں

☆☆☆

حمد

یہ دیدۂ بینائے بشر کس کے لیے ہے
کعبے کے سوا ذوقِ نظر کس کے لیے ہے

یہ زندگی جان و جگر کس کے لیے ہے
خالق کے سوا دل کا یہ گھر کس کے لیے ہے

کس در پہ جھکایا ہے ہمیں سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وسلم) نے
ساجد تو ہے انسان مگر کس کے لیے ہے

گر شکرِ خداوند کا اظہار نہیں تو
انفاسِ بشر کا یہ سفر کس کے لیے ہے

کعبہ ہی نہیں اس کا اگر مرکز و محور
پھر سلسلۂ تارِ نظر کس کے لیے ہے

مٹّی سے نمودار کیا پودا تو کس نے
پھل پھول سے پُر شاخِ شجر کس کے لیے ہے

انساں کو کیا اشرفِ مخلوق خدا نے
کس کے لیے یہ شمس، قمر کس کے لیے ہے

گر تجھ کو نہیں کرنی ہے خالق کی ثنا ہی
یہ تیرا سُخن کیا، یہ ہنر کس کے لیے ہے

اک مانتا ہے رب کو نہیں مانتا دُوجا
کس کے لیے ساحل ہے، بھنور کس کے لیے ہے

سوچا بھی کبھی تو نے ہے اے بندۂ خالق!
سجدے کے سوا تیرا یہ سر کس کے لیے ہے

لاہور سے مَیں ملکِ عرب کو جو چلا ہُوں
آنکھوں میں ندامت کا گُہر کس کے لیے ہے

گِننے میں تو احسانِ خدا آ نہیں سکتے
تسبیح بدست آج بشر کس کے لیے ہے

لکھنی ہی نہ محمودؔ جو ہو حمدِ الٰہی
ہاتھوں میں یہ جبریلؑ کا پَر کس کے لیے ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شروع کرنا اپنا کام کاج پڑھ کے درود
بتانا آقا (ﷺ) کو ہر احتیاج پڑھ کے درود

ملے خدا سے جو توفیق تجھ کو تو کر لے
ہر ایک درد و الم کا علاج پڑھ کے درود

میں دیکھتا ہوں، تمھیں کس طرح نہیں ملتا
جو مانگنا ہے، وہ مانگو تو آج پڑھ کے درود

فسادی خاکوں پہ ہوتے جلوس روزانہ
مگر یہ کرنا تو تھا احتجاج پڑھ کے درود

جہاں کی سختی کے اثرات ہو گئے تجھ پر
تو اپنا نرم تُو کر لے مزاج پڑھ کے درود

سکونِ قلب کا واحد یہی طریقہ ہے
کہ ہو گا دور ترا اختلاج پڑھ کے درود

حضور (ﷺ) کرتے جو الطاف کی نظر ہم پر
تو پاتے اُمتی ہونے کا تاج پڑھ کے درود

جو چلتے سیرت سرور (ﷺ) پہ اُمتی تو انھیں
تمام دُنیا پہ کرنا تھا راج پڑھ کے درود

جو تجھ پہ لاکھوں ہیں احساں حضور (ﷺ) کے، ان کو
سمجھنا یہ رکھ دیا ہے خراج پڑھ کے درود

فرشتے کہتے ہیں، سُنّت یہ کبریا کی ہے
میں پورا کرتا ہوں اپنا رواج پڑھ کے درود

نہیں ہے مُتّقی محمودؔ یوں تو تیرا وجود
مگر کرا لے وہاں اندراج پڑھ کے درود

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ حبیبِ خالقِ ہر این و آں (ﷺ) کی گرد!
جس پر غبارِ صوت، نہ ممکن بیاں کی گرد

بیٹھے اگر مدینے کی مٹّی پہ جاں کی گرد
اُس پر نہ حشر تک پڑے نقص و زیاں کی گرد

ہر سمت شہرِ سرورِ عالم (ﷺ) میں نور ہے
کیسا غبار، خاک ہے کیسی، کہاں کی گرد

شادابیوں نے روضۂ سرکار (ﷺ) کی کہا
عنقا ہوئی ہے اُڑ کے یہاں سے خزاں کی گرد

حیران تھے ملائکہ اِسْرَا میں دیکھ کر
نعلِ بُراق اور زمان و مکاں کی گرد

اِس کو نہ ڈھانپا نعت کے ملبوس نے اگر
اڑتی دکھائی دے گی، تری داستاں کی گرد

سرکار (ﷺ)! اس میں اُڑتے چلے جا رہے ہیں لوگ
جھکّڑ کی شکل میں جو ہے سُود و زیاں کی گرد

معراج میں قدم جو ہُوئے مَس حضور (ﷺ) کے
نورانیت مآب ہوئی کہکشاں کی گرد

سر آنکھوں پر پڑے تو میں ہو جاؤں مُستنیر
طیبہ کی سمت جاتے ہوئے کارواں کی گرد

محمودؔ ہو گا لطفِ نبی (ﷺ) حشر میں ضرور
ایقان کی جبیں پہ نہ بیٹھے گماں کی گرد

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھ لیے ہیں میں نے اسباقِ وفا کچھ اس طرح
ہو گیا قائم نبی (ﷺ) سے رابطہ کچھ اس طرح

میں نے کی سرکارِ والا (ﷺ) کی ثنا کچھ اس طرح
ہو گئی لطفِ خدا کی ابتدا کچھ اس طرح

بچھ گئی فردوسِ رضواں میرے قدموں کے تلے
میں گیا شہرِ نبی (ﷺ) میں تو لگا کچھ اس طرح

مجھ کو ہر لمحہ سکینت اور طمانینت ملی
دل پہ ان (ﷺ) کے لطف کا نقشہ جما کچھ اس طرح

مرتسم حبِ حبیبِ کبریا (ﷺ) اس پر ہوئی
میں نے اپنے قلب کو صیقل کیا کچھ اس طرح

بخشش ثابت ہوئی تو دیکھتے ہی رہ گئے
ورطۂ حیرت میں تھے سب پارسا کچھ اس طرح

خود حبیبِ حق (ﷺ) تمھیں بلوا کے فرمائیں کرم
تم کہو محمودؔ اپنا مدعا کچھ اس طرح

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) کی یاد میں کیا تیری آنکھ روئی بھی؟
کہ تو نے جان یمِ اُنس میں بھگوئی بھی؟

جو میرے آقا و مولا (ﷺ) کا نام لیوا ہے
وہ میرا دوست ہے، بھائی ہے، ہو وہ کوئی بھی

سحابِ لطفِ خدائے کریم نے پوچھا
کہ کتنیا آنکھ کی یادِ نبی (ﷺ) میں چوئی بھی؟

سبب جب اس کا نہ ہو گا نبی (ﷺ) کی خوشنودی
تو ماری جائے گی منہ پر یہ نعت گوئی بھی

رسولِ پاک (ﷺ) کی طاعت کے صاف پانی سے
ردائے معصیت اپنی کسی نے دھوئی بھی؟

حضور (ﷺ)! آج کے عہدِ منافقت میں بنی
گناہ و جرم و خطا اپنی صاف گوئی بھی

پسندِ خاطرِ اربابِ نقد و نقص نہ تھی
کسی کی نعتِ پیمبر (ﷺ) میں نغز گوئی بھی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نامِ ربّ لے کر جو دیں آقا (ﷺ) کے در پر دستکیں
ہو گئیں فی الفور منصور و مظفر دستکیں

کھٹکھٹاتے ہیں تو یوں آقا (ﷺ) کا دروازہ گدا
بھیک دیتے ہیں جو سنتے ہیں پیمبر (ﷺ) دستکیں

مدحِ سرور (ﷺ) صفحۂ قرطاسِ لب پر ہے رقم
دے گا آقا (ﷺ) کے درِ دل پر یہ محضر دستکیں

آنکھ سے بحرِ ندامت بہ کے طیبہ کو چلا
ساحلِ رحمت پہ دے گا یہ سمندر دستکیں

مانگتا ہے باہر آنے کی اجازت صبح کو
دے کے قدمینِ نبی (ﷺ) پر شاہِ خاور دستکیں

سامنے دروازۂ مختارِ ہر دو کون (ﷺ) ہے
کیوں نہ دیں دریوزہ خواہی کے ہنر ور دستکیں

دیدِ سرکارِ جہاں (ﷺ) سے گر تمتع چاہیے
تو غنی کے در پہ دیتا جا برابر دستکیں

ہے تو پس منظر میں سرکارِ دو عالم (ﷺ) کی سخا
گو بظاہر ہیں گدا کی پیش منظر دستکیں

ایستادہ ہے رسولِ پاک (ﷺ) کی دہلیز پر
سوچتا یہ ہے کہ دے کیسے قلندر دستکیں

دن میں سورج نعت کی تشویق دیتا ہے مجھے
ذہن پر دیتے ہیں شب کو ماہ و اختر دستکیں

ہے درودِ پاک کی محمودؔ آوازِ حسیں
قلب کے غرفے پہ دیتی ہے جو اکثر دستکیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باب نبی (ﷺ) پہ حسنِ عقیدت کی دستکیں
اپنے لیے ہیں خوبیِ قسمت کی دستکیں

کر اختیار طاعتِ سرکارِ ہر جہاں (ﷺ)
قسمت پہ دیکھ برجِ سعادت کی دستکیں

بجتے ہیں کان ذہن کے، یادِ حضور (ﷺ) میں
آنکھوں کے غرفوں پہ ہیں یوں رقت کی دستکیں

اُس در سے ہٹ گئے تو درِ جاں پہ پاؤ گے
اندوہ و رنج و غم کی، صعوبت کی دستکیں

اِسریٰ کی رات سرورِ کون و مکاں (ﷺ) نے دیں
قصرِ دنا کے گیٹ پہ قربت کی دستکیں

لکھنا ثنائے سرورِ کونین (ﷺ) دوستو!
محسوس کرنا کاتبِ قسمت کی دستکیں

نظریں غلافِ سبز پہ آقا (ﷺ) کے، کیا پڑیں
پائی ہیں میں نے خلعتِ عظمت کی دستکیں

آقا (ﷺ) سے لو لگائی تو کچھ بھی نہ کر سکیں
دروازہ ہائے قلب پہ کلفت کی دستکیں

چوکھٹ پہ جو نبی (ﷺ) کی، پہنچ جائے اُمتی
اس کی زباں پہ کیوں نہ ہوں لکنت کی دستکیں

جن کے لبوں پہ ذکرِ نبی (ﷺ) کم ہے، دیکھ لو
چہروں پہ ان کے ثبت نحوست کی دستکیں

دھتکار کر نبی (ﷺ) نے اُسے دور کر دیا
سُننا نہ آپ لوگ بھی دولت کی دستکیں

آقا حضور (ﷺ)! سازشیں یہ ہیں یہود کی
روحِ جہاد پہ جو ہیں دہشت کی دستکیں

محمودؔ باہر آ کے وہ نعتِ نبی (ﷺ) پڑھے
سُن لے جو کوئی دانش و حکمت کی دستکیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تنفّس میں ہے عُنفوانِ تمنّا
کہ طیبہ میں مدفن ہے جانِ تمنّا
زبانِ تولاّ بیانِ تمنا
مری نعت جانِ جہانِ تمنا
پیمبر (ﷺ) سے عرضِ کرم کر رہی ہے
مرے آنسوؤں میں زبانِ تمنا
ہدف طیرِ تخییل کا ہے مدینہ
اُڑان اس کی اور آسمانِ تمنا
پیمبر (ﷺ) سے پیار اور تقلیدِ سیرت
سرِ اُنس پر سائبانِ تمنا
قبولِ حبیبِ خدائے جہاں (ﷺ) ہیں
ہوئے پیش جو ارمغانِ تمنا
نگاہِ عنایاتِ سرکار (ﷺ) پاؤں
ہے یہ مختصر داستانِ تمنا

میں پہنچوں درِ شاہِ ہر دوسرا (ﷺ) پر
یہ خواہش ہے شایانِ شانِ تمنّا
وہ لطفِ پیمبر (ﷺ) سے مایوس کیوں ہوں
جو ہیں ہم سے دلدادگانِ تمنا
ہے طیبہ کی مٹّی خطا پوشِ عاصی
سنا ہے کہ ہے قدردانِ تمنا
ہے ظلِّ قدومِ نبی (ﷺ) کی ضرورت
کہ پُرنور ہو کہکشانِ تمنا
بُلاتے رہیں گے مدینے میں آقا (ﷺ)
مَیں ہوں بے گماں خوش گمانِ تمنا
ہے محمودؔ مدحِ رسولِ مکرّم (ﷺ)
حقیقت میں اک امتحانِ تمنّا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا (ﷺ) کی عنایات ہیں عُنوانِ تمنّا
ہے سینۂ احقر میں چراغانِ تمنّا
باعث ہے فقط اِس کا گُلِ مدحتِ سرور (ﷺ)
شاداب جو ہے میرا گلستانِ تمنا
ہے نعتِ نبی (ﷺ) ساتھ مدینے کے سفر میں
ہمراہ لیے جاتا ہوں سامانِ تمنا
دل میں ہے دِیا جس سے جَلا عشقِ نبی (ﷺ) کا
ہے واقعتاً شمعِ فروزانِ تمنا
سرکار (ﷺ) کی مدحت مری چاہت کی نہایت
ہے اسمِ نبی (ﷺ) سلسلہ جُنبانِ تمنا
سرکار (ﷺ) کی یادوں سے بھگوتا ہے مُلا بس
فُرقت کا ہر اک اشک بہ دامانِ تمنا
پاؤ گے اُسے سر کو جھکائے درِ شہ (ﷺ) پر
حاصل جسے ہو جائے گا عرفانِ تمنا

لاریب گُلِ لُطفِ پیمبر (ﷺ) کی ہے خوشبو
جس سے کہ ہے توقیرِ بہارانِ تمنّا
مطلوب جو سرکارِ دو عالم (ﷺ) کا کرم ہے
کیوں طیبۂ سرکار (ﷺ) نہ ہو جانِ تمنا
طالب کو طلب سے بھی عطا کرتے ہیں پہلے
آقا (ﷺ) کا گدا کیوں ہو پریشانِ تمنا
اِس قید سے پیار اُن (ﷺ) کا دلاتا ہے رہائی
یہ خواہشِ دنیا جو ہے زندانِ تمنا
ملتی ہے جنھیں بھیک درِ شاہِ رُسُل (ﷺ) سے
ہیں سب مرے احباب گدایانِ تمنا
تو اوڑھ کہیں مسکنِ سرکار (ﷺ) کی مٹّی
کہتا ہے یہی قلب سے ارمانِ تمنا
ناموسِ پیمبر (ﷺ) کا محافظ ہے جو عامرؒ
وہ ہو گیا اس راہ میں قربانِ تمنا
محمودؔ کی ہوتی ہیں سبھی خواہشیں پوری
ہے لطفِ پیمبر (ﷺ) سے یہ فیضانِ تمنّا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں تو کج کُلاہِ دہر بھی منگتا لگا
ہر خطیبِ خوش بیاں اُس جا مجھے ہکلا لگا

کشتِ دل میں مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیار کا پودا لگا
دیکھا چشمِ دل سے تو اُس کا ثمر پیارا لگا

جو تتبّع کرتا پایا اُسوۂ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
صاحبِ فہم و ذکا' دانا لگا' بینا لگا

غیر مُتعلّق جو اُن سے تھا' مِرا اپنا نہ تھا
نام لیوا مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اپنا اپنا سا لگا

جب سے دیکھا ہے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گنبدِ شاداب کو
اور جو منظر بھی دیکھا میں نے' وہ دُھندلا لگا

جو تھے ٹیڑھے' وہ سبھی پل بھر میں سیدھے ہو گئے
تیر جو خُلقِ رَسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سیدھا لگا

کتنا اَحکامِ رسولِ رب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ کرتا ہوں عمل
غور جب میں نے کیا اس پر' مجھے جھٹکا لگا

جس کا دل بھیگا نہ مدحِ سرورِ دو کون (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
ایسا بندہ تو مجھے گونگا لگا' بہرا لگا

جب بھی دیکھیں غور سے آیاتِ معراج مُبیں
مجھ کو کچھ اِفشا نظر آیا تو کچھ اِخفا لگا

جب درودِ پاک پڑھنے والا جنّت کو چلا
اُس کے کندھے سے مِرے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کندھا لگا

دیدنی تھی رات کے ہنگام اُس کی محویت
چاند مجھ کو روضۂ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا شیدا لگا

چاندنی اُتری مہِ طیبہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جب سے قلب میں
دل کا اندھیارا مجھے اُس دن سے اُجلا سا لگا

حرفِ تَرْضٰهَا کے مفہوم و معانی سے مجھے
قبلہ کی تحویل میں سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا منشا لگا

جس نے بھی دیکھا عقیدت کی نگاہوں سے' اسے
''آستانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بے انتہا اچھا لگا''

یہ فقط سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جود و عطا کا فیض ہے
اُن کے در کا ہر گدا محمودؔ کو داتا لگا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیار کی اقلیم کا یہ ضابطہ اچھا لگا
مدحتِ محبوبِ رب (ﷺ) میں رتجگا اچھا لگا

آشنا اچھا لگا' ناآشنا اچھا لگا
نام لیوا جو مرے آقا (ﷺ) کا تھا' اچھا لگا

استفادہ میں نے قرآنِ مقدّس سے کیا
ذکر آقا (ﷺ) کا بہ تقلیدِ خدا اچھا لگا

جب وُجوب اس کا سمجھ میں آ گیا تو پھر مجھے
وردِ صَلّی اللہ ہر صبح و مسا اچھا لگا

جاؤں گا ہر سال شہرِ سرورِ کونین (ﷺ) کو
مجھ کو اپنے قلب کا یہ فیصلہ اچھا لگا

داعیہ ہے مرتے دم تک نعت کہنے کا مرا
خالقِ عالم کو میرا اِدّعا اچھا لگا

آسرے دُنیا کے جتنے تھے' وہ بے وُقعت ہوئے
آسرا اُن (ﷺ) کا ملا تو آسرا اچھا لگا

فاقہ و سنجاب و تخت و تاج ہیں بے حیثیت
مالکِ کونین (ﷺ) کو جب بوریا اچھا لگا

ایک جانب ہے جلال اور دوسری جانب جمال
التفاتِ مصطفیٰ (ﷺ)' خوفِ خدا اچھا لگا

پہلے بھائی حمد اور نعتِ رسولِ محترم (ﷺ)
بعدًا اصحابِؓ نبی (ﷺ) کا تذکرہ اچھا لگا

سمت میری راست ارشادِ "فَحَدِّث" سے ہوئی
تذکرہ آقا (ﷺ) کے احسانات کا اچھا لگا

اس لیے ہر روز آتا تھا کہ جبرائیلؑ کو
"آستانِ مصطفیٰ (ﷺ) بے انتہا اچھا لگا"

یوں تو سارے رنگ ہیں محمودؔ کے دیکھے ہوئے
پر اسے ہر رنگ سے گنبد ہرا اچھا لگا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا مجھے ذکرِ خدا بے انتہا اچھا لگا
ذکرِ یا سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا بے انتہا اچھا لگا

مجھ کو شہرِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بے انتہا اچھا لگا
منبعِ جُود و عطا بے انتہا اچھا لگا

میرا چہرہ جب بفضلِ خالقِ کون و مکاں
گردِ طیبہ سے اٹا۔ بے انتہا اچھا لگا

جو نعوتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پڑھتا رہا، لکھتا رہا
ہم کو وہ لکھا پڑھا بے انتہا اچھا لگا

حمد میں بھی نعت کے اشعار جب مجھ سے ہوئے
قُرب کا نقشہ جما۔ بے انتہا اچھا لگا

آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدحت میں بہ اِخلاصِ وفا
ذکر احسانات کا بے انتہا اچھا لگا

خواہشِ محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قبلہ بدل کر، دوستو!
رب کو اپنا فیصلہ بے انتہا اچھا لگا

قربتِ قَوسَین جب آئی گرفتِ فکر میں
جو بنا، وہ دائرہ بے انتہا اچھا لگا

مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ سے اُنس کے باعث مجھے
اُن کا ہر مدحت سرا بے انتہا اچھا لگا

جب چلے ہم راہِ تقلیدِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر
خُلد کا یہ راستہ بے انتہا اچھا لگا

بعدِ باراں، دیکھا شہرِ سرورِ کون و مکاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
وہ سماں نکھرا ہُوا بے انتہا اچھا لگا

مُعتکف رہتے رہے جس جا رسولِ محترم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
مجھ کو وہ غارِ حرا بے انتہا اچھا لگا

بادشاہوں سے مجھے بے انتہا نفرت رہی
کُوئے سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا گدا بے انتہا اچھا لگا

ہم نے طیبہ میں کھجوریں کھائیں پہلے، اس کے بعد
جتنا بھی زمزم پیا، بے انتہا اچھا لگا

ہُوں گا میں نذرِ بقیعِ پاک آخر لازماً
مجھ کو اپنا اِدّعا بے انتہا اچھا لگا

دیدِ کعبہ سے منور ہو گئیں آنکھیں تو پھر
''آستانِ مصطفیٰ (ﷺ) بے انتہا اچھا لگا''

اولیاءؒ کے آستانوں کی زیارت کے سبب
''آستانِ مصطفیٰ (ﷺ) بے انتہا اچھا لگا''

حُرمتِ سرکار (ﷺ) پر محمودؔ جس نے جان دی
رب کو وہ اچھا لگا۔ بے انتہا اچھا لگا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اصحابؓ جاں نثار پیمبر (ﷺ) کے اردگرد
کھنچا ہے جیسے دائرہ محور کے اردگرد

راہِ ہدایت آپ ہیں سرکارِ کائنات (ﷺ)
اصحابؓ ''کَالنُّجُوْم'' ہیں سرور (ﷺ) کے اردگرد

مبہوت سارے اہلِ ولائے رسولِ پاک (ﷺ)
ہیں گنبد و منار کے منظر کے اردگرد

سیراب ہوتے ہیں مگر جاتے نہیں کہیں
سارے کھڑے ہیں صاحبِ کوثر (ﷺ) کے اردگرد

میں نے درِ حضور (ﷺ) پر سر کو جھکا لیا
ہے ہالہ روشنی کا مرے سر کے اردگرد

سب لوگ پڑھنے والے ہیں اس میں درودِ پاک
رحمت کا ہے حصار مرے گھر کے اردگرد

محمودِ نعت گو کے ہیں احباب نعت گو
کیوں بے ہُنر ہوں ایسے ہُنرور کے اردگرد

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مل گیا اصحابؓ پیغمبر (ﷺ) کو رفعت کا شرف
یوں کہ تھا حاصل انھیں سرور (ﷺ) کی صحبت کا شرف

جس کو حاصل ہوگیا آقا (ﷺ) سے نسبت کا شرف
خالقِ عالم نے بخشا اُس کو قربت کا شرف

ذکر ملتا ہے مرے سرکار (ﷺ) کا بین السطور
ہے یہی قرآن کی ایک ایک آیت کا شرف

اُس نے ناموسِ حبیبِ کبریا (ﷺ) پر جان دی
ہے یہی عامرؒ کی غیرت، اُس کی عظمت کا شرف

لازمی ہے اس پہ شکرِ کبریا ہر آن ہو
یہ جو ہم کو مل گیا آقا (ﷺ) کی بعثت کا شرف

رحمتِ سرور (ﷺ) تو ہے سارے جہانوں کے لیے
ہے مسلمانوں کی خاطر اُن کی رافت کا شرف

میں درِ سرکار (ﷺ) پر پہنچا تو ہکلاتا رہا
دوستو! کیا کم ہے یہ میری ندامت کا شرف

عظمتِ سرور (ﷺ) ہے قرطاسِ حقیقت پر لکھی
غور فرماؤ تو ہے یہ کلکِ قدرت کا شرف

لکھ لیے اسباقِ سیرت مصطفیٰ (ﷺ) کے لطف سے
میں سمجھتا ہوں کہ ہے یہ میری قسمت کا شرف

خُلد میں جانے کا خواہش مند ہوں میں اس لیے
بندۂ سرکار (ﷺ) کی آمد ہے جنّت کا شرف

اُس درِ فیض و عطا سے ہم کو بھی ٹکڑا ملا
ایسی دریوزہ گری حشمت کا، شوکت کا شرف

"اُمّی" کا معنی لیے جاتے ہو "اَن پڑھ" جاہلو!
اُمّی ہونا آپؐ کا، دانش کا، حکمت کا شرف

اس کی قسمت پر اسے تم ہدیۂ تبریک دو
پا لیا محمودؔ نے بھی نعت و مدحت کا شرف

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ کونین (ﷺ) سے پایا نبوّت نے شرف
کر لیا حاصل اُنھی کے دم سے فطرت نے شرف

اتباعِ سرورِ کونین (ﷺ) سے حاصل کیا
خُرّمی نے، بہجت و کیف و مسرّت نے شرف

دیکھ لو ہنگامِ محشر میں نبی (ﷺ) کی عظمتیں
پایا اُن کے فرق سے تاجِ شفاعت نے شرف

کھردرا سا ہاتھ اک چُوما جونہی سرکار (ﷺ) نے
پالیا آقا (ﷺ) سے محنت کش نے، محنت نے شرف

ہم کو خوشخبری ملی ہے یہ کہ حاصل کر لیا
نورِ ربُّ العالمیں سے نورِ حضرت (ﷺ) نے شرف

جو ہُوئیں پیدا جوارِ سرورِ کونین (ﷺ) میں
اُن کھجوروں سے لیا ہے آپ لذّت نے شرف

ہر جہاں کے واسطے رحمت مرے سرکار (ﷺ) ہیں
دم قدم سے آپ ہی کے پایا رافت نے شرف

بعدِ سرور (ﷺ) آ نہیں سکتا قیامت تک نبی
یہ لکھا تو پا لیا ہے کلکِ قُدرت نے شرف

علم ہے یہ ساری دُنیا کو کہ حاصل کر لیا
حکمتِ سرکار (ﷺ) سے فہم و فراست نے شرف

قُربتِ معراج کا باعث ہے جس سے پا لیا
خلوتِ "قوسَین" و "اَوْ اَدْنٰی" سے رُویت نے شرف

ہے امینِ امن و راحت آقا و مولا (ﷺ) کا دین
دینِ سرور (ﷺ) سے لیا ہے امن و راحت نے شرف

روضۂ سرکارِ والا جاہ (ﷺ) کو دیکھا جونہی
پا لیا محمودؔ کی چشمِ بصیرت نے شرف

مُفتخر محمودؔ ہے حُسنِ مُقدر پر بجا
پالیا نعتِ نبی (ﷺ) سے اس کی قسمت نے شرف

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو راستی کے ساتھ ہے، پاکیزگی کے ساتھ
اُس نے نبھایا اپنا تعلّق نبی (ﷺ) کے ساتھ

نُورانیت ذکرِ نبی (ﷺ) کام کر گئی
اک ربطِ مُستقل جو رہا روشنی کے ساتھ

خوش ہُوں کہ اسمِ سرورِ عالم (ﷺ) زباں پہ ہے
باندھا گیا ہُوں جب سے مَیں اس زندگی کے ساتھ

جو دل کی دھڑکنیں ہیں، انھیں خود نہ تُو سُنے
قدمین میں ہو حاضری اس خامُشی کے ساتھ

آقا (ﷺ) نے وہ کرم کیا، مجھ کو ہنسا دیا
مَیں حاضرِ مدینہ تھا شرمندگی کے ساتھ

یہ مجھ پہ یادِ سرورِ عالم (ﷺ) کا فیض ہے
آنکھوں کا ہے تعلّق خاطر نمی کے ساتھ

پائے جو آگہی یا بصیرت، وہ دیکھ لے
عامرؔ بھی، علم الدینؒ بھی ہے سیّدی (ﷺ) کے ساتھ

دیکھو نبی (ﷺ) کی چشمِ شفاعت کا معجزہ
عاصی کی مغفرت بھی ہوئی مُتّقی کے ساتھ

تھا مُلک میں تو ساتھ رہی بے بصیرتی
واپس ہُوا مدینے سے مَیں آگہی کے ساتھ

آقا حضور (ﷺ)! آپ بچائیں تو وہ بچے
شیطان تو لگا ہُوا ہے آدمی کے ساتھ

سرکار (ﷺ) نے کہا یہ ہم میں سے ہر ایک کو
جو بات بھی کرو، وہ کرو عاجزی کے ساتھ

یہ بات مصطفیٰ (ﷺ) کو گوارا نہیں ہوئی
مومن سے بات بھائی کرے بے رُخی کے ساتھ

لازم ہے نعت اور یہ ملزومِ نعت ہے
محمودؔ ہے بندھا ہُوا اس شاعری کے ساتھ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھا عفو بھی حساب کے پہلو کے ساتھ ساتھ
لطفِ حضور (ﷺ) بھی تھا ترازو کے ساتھ ساتھ

سمجھو کہ اُس کو دیں کی حقیقت کا عِلم ہے
"صَلِّ عَلٰی" جو کہتا ہے "ھُوھُو" کے ساتھ ساتھ

کیا پُوچھتے ہو سرورِ عالم (ﷺ) کا اختیار
چلتے قضا و قدر ہیں اَبرُو کے ساتھ ساتھ

مدّاحِ حضور (ﷺ) کی کیفیتیں نہ پوچھ
خونِ جگر بھی ہوتا ہے آنسو کے ساتھ ساتھ

شہرِ حبیبِ خالقِ ہر کائنات (ﷺ) کو
اُڑتا ہوں روح و جاں کے پکھیرُو کے ساتھ ساتھ

آپس میں جب بھی ملتے ہیں سرکار (ﷺ) کے مُحِب
ملتے ہیں دل بھی سینہ و بازو کے ساتھ ساتھ

روشن نظر بنے جاں ہے معطّر دُرود سے
پایا ہے ہم نے نور بھی خوشبو کے ساتھ ساتھ

درکار آب حُبِّ حبیبِ خدا (ﷺ) کو ہے
جامِ اَدب خلوص کے چُلّو کے ساتھ ساتھ

قندیلِ نعت بر میں لیے جا رہا ہوں میں
چلتی ہے جیسے روشنی جگنو کے ساتھ ساتھ

لکھتے ہیں (رب معاف کرے) اُن (ﷺ) کے جسم پر
کچھ زہر کا اثر بھی تھا جادو کے ساتھ ساتھ

محمودؔ کے یہاں تو کرم سے حضور (ﷺ) کے
پنجابی میں بھی نعت ہے اردو کے ساتھ ساتھ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اصحابؓ گام گام تھے سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ ساتھ
اور ذات بھی تھی ذات کے مظہر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ ساتھ

ہوتی ہے نعتِ سیّدِ کُل عالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر
تائیدِ جبرئیلِ سخنور کے ساتھ ساتھ

میں آخرش دیارِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں پہنچ گیا
چلتا رہا ہُوں جب دلِ مضطر کے ساتھ ساتھ

ہر گام کامیاب رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رہے
اللہ کی رضا تھی پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ ساتھ

جب گنبدِ حبیبِ خُدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نظر پڑی
شاداب جی ہُوا ہرا منظر کے ساتھ ساتھ

ہر جا' اذان میں کہ دعا میں' نماز میں
ذکرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی ہوتا ہے داور کے ساتھ ساتھ

افسوس ناک امر ہے' عہدِ جدید میں
ہے جلبِ زر بھی نعت کے خُوگر کے ساتھ ساتھ

محمودؔ حشر میں کئی بدلیں گے فیصلے
محبوبِ ربِّ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے تیور کے ساتھ ساتھ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اربابِ اُنس و الفت و صدق و صفا کے سر
خم ہیں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آگے سب اہلِ ولا کے سر

یہ جو کُلاہ باندھ رہے ہو بقا کے سر
دراصل ہے حبیبِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رِضا کے سر

حاصل ہوئی بلندی کی ہر انتہا مجھے
سنگِ درِ رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے لگا کے سر

دراصل دی شفا تمہیں اسمِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے
تم کامیابی باندھ رہے ہو دوا کے سر

یا رب! درِ حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اپنے' جھکا مجھے
آگے خدا کے کہتے ہیں یہ ہم جھکا کے سر

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عطا نے' کرم نے چھُڑا دیا
میں نے رکھا تھا اپنا خطا میں پھنسا کے سر

محمودؔ یوں تو میری کوئی نیکیاں نہ تھیں
سہرا رہا نجات کا "صَلِّ عَلیٰ" کے سر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کم نظر آتے نہیں یوں تو نکاتِ عقل و ہوش
ہیں درود و نعت ہی لیکن صفاتِ عقل و ہوش
دوریٔ حُبِّ حبیبِ حق (ﷺ) کو تم سمجھو جنوں
ہے ثباتِ اُنسِ سرور (ﷺ) میں ثباتِ عقل و ہوش
ہے نبی (ﷺ) کے حکم پر بالغیب ایماں لازمی
دور ہوتی جائیں گی سب مشکلاتِ عقل و ہوش
ہوں جنوں سامانیاں سرور (ﷺ) کے قدموں پر فدا
حکمتِ آقا (ﷺ) پہ قرباں کائناتِ عقل و ہوش
معنی و مفہوم ہے اس کا، نبی (ﷺ) کا نقشِ پا
کھول کر دیکھو عزیزو، تم لغاتِ عقل و ہوش
دیکھتے ہی روضۂ اقدس، نگاہیں بند ہوں
ایسی بے ہوشی تو ہے گویا زکوٰۃِ عقل و ہوش
موت اور تدفین چاہو مصطفیٰ (ﷺ) کے شہر میں
ہو بفضلہٖ اگر قائم حیاتِ عقل و ہوش
عظمتِ سرکار (ﷺ) ہے دیں پر تدبُّر کا صلہ
ہے مجھے محمودؔ حاصل التفاتِ عقل و ہوش

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دینِ نبی (ﷺ) پہ چلنا ہے اقدار پروری
آقا (ﷺ) کا اتباع ہے کردار پروری
موضوع کوئی بھی ہو، سخن گوئی ہے بجا
لیکن نبی (ﷺ) کی نعت ہے معیار پروری
کہنے میں باک مجھ کو نہیں ہے ذرا سا بھی
غیرِ نبی (ﷺ) کی مدح کو آزار پروری
حُسنِ سُلوک بے زروں سے ہونا چاہیے
آقائے ہر جہاں (ﷺ) نے کی نادار پروری
اکیس مرتبہ کی حضوری سے ہے عیاں
دیدِ دیارِ پاک ہے ابصار پروری
یہ دیکھ لیں، نظام ہمارا حضورِ پاک (ﷺ)!
بدقسمتی سے بن گیا زردار پروری
دینِ نبی (ﷺ) کو ہم نے یوں محدود کر دیا
جُبّہ نوازی ہے تو ہے دستار پروری
آقائے کائنات رسولِ کریم (ﷺ) کی
محمودؔ پروری ہے وفادار پروری

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب اصل بات کو میرا ضمیر سمجھا ہے
رسولِ حق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سراجِ منیر سمجھا ہے

حبیبِ رب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کہا سن کے، ہم نے خالق کو
سمیع جان لیا ہے، بصیر سمجھا ہے

وہی خدا کا ہے بندہ کہ جس نے اپنے کو
حضورِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا منّت پزیر سمجھا ہے

وہ صدقِ دل سے کی تبلیغِ دینِ حق جس نے
جہاں نے اس کو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سفیر سمجھا ہے

عطا ہوئی ہے سمجھ جس کو کبریا سے، وہی
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سایے کو ظلِّ قدیر سمجھا ہے

نہ جس میں ربّ و پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بات ہو، ہم نے
ہر ایسی بات کو صوت الحمیر سمجھا ہے

جو نعتِ پاک میں محمودؔ ہم رہے مشغول
تو خود کو اُنسِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اسیر سمجھا ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو قلب میں کچھ خوفِ خدا ہے، وہ بہت ہے
اور لب پہ ترے "صَلِّ عَلیٰ" ہے، وہ بہت ہے

توصیف و ثنائے شہِ ہر کون و مکاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
قرآں نے قصیدہ جو کہا ہے، وہ بہت ہے

آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عنایات کے بادل کی طلب میں
جو آنکھ میں اُلفت کی گھٹا ہے، وہ بہت ہے

شادابیِ ہر جان و دل و روح کی خاطر
سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا گنبد جو ہرا ہے، وہ بہت ہے

مدّاحِ سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صلے میں
جو خواہشِ تحصیلِ ردا ہے، وہ بہت ہے

کیا پائی ہے تذکارِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں سکینت!
جو مجھ سے ہُوا، مجھ کو ملا ہے، وہ بہت ہے

خالق کا پتا پائے گا محمودؔ یہیں سے
اس کو جو مدینے کا پتا ہے، وہ بہت ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار (ﷺ) دیں گے جس کی ضمانت بصد وقار
جنّت کو جائے گا وہ بہ سُرعت بصد وقار

محشر میں دے گا فضل سے اپنے خدائے پاک
آقا (ﷺ) کے سر پہ تاجِ شفاعت بصد وقار

اَحکامِ مصطفیٰ (ﷺ) پہ جو چلنے کی راہ لیں
وہ پا سکیں گے شوکت و حشمت بصد وقار

پہلے جو انبیاءؑ تھے وہ سرکار (ﷺ) کے لیے
کہتے رہے ہیں حرفِ بشارت بصد وقار

جو صاحبِ یقین ہیں جو مومنین ہیں
ملتی ہے ان کو رحمت و رافت بصد وقار

اصحابؓ کو نجومِ ہدایت کہا گیا
حاصل جو تھی حضور (ﷺ) کی صُحبت بصد وقار

پہنیں گے جو اطاعتِ سرور (ﷺ) کا پیرہن
پائیں گے رُستگاری کا خِلعت بصد وقار

اس باب میں تو رائے کوئی دُوسری نہیں
اُن (ﷺ) کا غلام جائے گا جنّت بصد وقار

آقا (ﷺ) نے احترام کے قابل بنا دیا
زندہ اسی لیے تو ہے عورت بصد وقار

محبوبِ کبریائے عوالم حضور (ﷺ) ہیں
کرتے ہیں جو دلوں پہ حکومت بصد وقار

کر لو جو اتباعِ پیمبر (ﷺ) کو اختیار
تو مغفرت کی آئے گی نوبت بصد وقار

ہوتے ہیں جب مُواجھہ کے سامنے کھڑے
پاتے ہیں ہم بھی کیفِ لطافت بصد وقار

محمودؔ تا قیامِ قیامت حضور (ﷺ) کی
قائم رہے گی شانِ نبُوّت بصد وقار

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صنعت ذوقافتین مع الحاجب میں

جدھر مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہوئی چشمِ رحمت
اُسی سمت کو پھر گئی چشمِ قدرت
کریں گے جو ہم پیرویٔ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
تو لائے گی ہر بہتری چشمِ فطرت
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مُعاند کو پاؤ گے خائب
اُٹھاؤ گے تم جس گھڑی چشمِ عبرت
نُجومِ ہدایت وہ اس واسطے ہیں
صحابہؓ کو حاصل رہی چشمِ صُحبت
رہی مومنینِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جانب
کبھی چشمِ رحمت، کبھی چشمِ رافت
جمائے گا گر ان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے روضے پہ نظریں
تو پائے گا تُو قدرتی چشمِ بہجت
وہ جس نے پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سیرت کو دیکھا
اُسی کی طرف ہو گئی چشمِ سطوت

وہ باطل سے ہٹ کر ہُوا حق کا جُویا
وہ جس کی طرف بھی ہوئی چشمِ حکمت
جو تُو نے سُوئے لطفِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ دیکھا
رُلائے گی تجھ کو تری چشمِ غفلت
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اب ہو اس پر نگاہِ عنایت
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آج ہے شبنمی چشمِ مِلّت
خدایا! ہے درکار اسلامیوں کو
پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اک معنوی چشمِ نُصرت
یہ محمودؔ میزاں پہ نعرہ لگے گا
ہے اَلطاف کی ایلچی چشمِ حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ خالق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نام لیواؤں کے گداؤں میں نام ہونا

یہی ہے دُنیا میں اور آخرت میں کسی کا عالی مقام ہونا

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے روضے پہ دست بستہ درود ہونا' سلام ہونا

''یہی ہے فوزِ عظیم اے دل! یہی ہے نائل مُرام ہونا''

خدا کی وحدانیت کا قائل جو آدمی ہے' وہی ہے مومن

ہے اصلِ ایماں دلوں میں لیکن حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا احترام ہونا

بروزِ محشر ہر اک نبیؐ کی ہر ایک اُمّت کو دیکھنا ہے

لوائے رحمت کا پھڑپھڑانا' حضورِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا فیض عام ہونا

مُظاہرہ تھا خدائے عالم کی چاہتوں کا' محبّتوں کا

وَرائے عرشِ علا حبیبِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا محوِ خرام ہونا

خدا کے باغی' اُجڈ عرب تھے' بتوں کی کرتے تھے جو پرستش

بڑا ہے یہ معجزہ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا' ایسے بندوں کا رام ہونا

معاف کرنے کا فتحِ مکّہ پہ حکم میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا تھا

جو اور ہوتا تو جائز اُس کا تھا درپے انتقام ہونا

خدا کی محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبّت کی ہے عزیزو! دلیلِ محکم

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے روضے پہ اہلِ اخلاص و اُنس کا اِزدحام ہونا

ببارگاہِ حضورِ والا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) درود پڑھنے میں ہم مگن ہیں

اور! اس حوالے سے بے حقیقت ہے صبح ہونا کہ شام ہونا

رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے در پہ جب تک نہ حاضری کا شُرف ملا تھا

کبھی نہ اِتنا ہوا تھا آساں' ہمارا ہر ایک کام ہونا

جواز رکھتا ہے یہ تفاخُر' مبارک اس پہ ترا تبختُر!

فہارسِ نعت گسترانِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں محمودؔ نام ہونا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سیرت پہ چلنا غافل! یہی ہے نائل مُرام ہونا
نظر میں رکھنا وہی خصائل، یہی ہے نائل مرام ہونا
درود کی ہو نصیب محفل، یہی ہے نائل مرام ہونا
سکینہ دل پر ترے ہو نازل، یہی ہے نائل مرام ہونا
ترا مُقدر اگر ہو یاور، کہیں جو تجھ کو بفضلِ داور
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہو التفات حاصل، یہی ہے نائل مرام ہونا
میں راہِ مدحِ حبیبِ رب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں انھی کی خوشنودی چاہتا ہوں
ملی اگر مجھ کو میری منزل، یہی ہے نائل مرام ہونا
درود ربِّ جہاں اور اس کے فرشتے پڑھتے ہیں مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر
درود خوانوں میں ہونا شامل، یہی ہے نائل مرام ہونا
یہ تجھ کو احکامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر عمل کی توفیق ہو مبارک!
"یہی ہے فوزِ عظیم اے دل! یہی ہے نائل مرام ہونا"
علائقِ دُنیوی کے محمودؔ تم بھنور سے یہ نکلے دیکھو
کہ وہ ہے اُنسِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ساحل، یہی ہے نائل مُرام ہونا
☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سمجھ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو رحیم اے دل! یہی ہے نائل مُرام ہونا
"یہی ہے فوزِ عظیم اے دل! یہی ہے نائل مرام ہونا"
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نعتیں زبان و دل پر رقم کیے طیبہ جا پہنچنا
ہے لطفِ ربِ کریم اے دل! یہی ہے نائل مرام ہونا
حضورِ والا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شہرِ دل کش سے تیرے اندر سمانے آئے
نظافتوں کی شمیم اے دل! یہی ہے نائل مرام ہونا
خدا کرے اُمتِ رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اعمال میں نظر آئے
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا خُلقِ عظیم، اے دل! یہی ہے نائل مرام ہونا
جو کوئی توہینِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہو مرتکب، اس کو قتل کرنا!
اگر ہو عزمِ صمیم اے دل! یہی ہے نائل مرام ہونا
درودِ محبوبِ رب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تو نے جو اپنے اندر بسا لیا ہے
ہُوا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حریم اے دل! یہی ہے نائل مرام ہونا
کبھی جو محمودؔ نعت گو کو رسولِ ربِّ جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خوشی سے
عطا کریں گے گلیم۔ اے دل! یہی ہے نائل مرام ہونا
☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرارِ خستہ دلاں کا مُوجب ہے مصطفیٰ (ﷺ) کا غلام ہونا
عزیزو! تسکینِ جاں کا مُوجب ہے مصطفیٰ (ﷺ) کا غلام ہونا
سرورِ قلب ونظر کا باعث ہے اپنے آقا (ﷺ) کی نعت کہنا
نشاطِ روح و رواں کا موجب ہے مصطفیٰ (ﷺ) کا غلام ہونا
ہے روزِ محشر کی گرمیوں میں درودِ محبوبِ رب (ﷺ) کا سایہ
وہاں پہ بھی سائباں کا موجب ہے مصطفیٰ (ﷺ) کا غلام ہونا
خدا سے سب لوگ مانگتے ہیں حضوری دربارِ مصطفیٰ (ﷺ) کی
پر اس حوالے سے "ہاں" کا موجب ہے مصطفیٰ کا غلام ہونا
نکلنا چاہو جو بے یقینی سے تو نبی (ﷺ) کا نظام لاؤ
جہاں میں امن واماں کا موجب ہے مصطفیٰ (ﷺ) کا غلام ہونا
جسے غلامی پہ ناز ہے مصطفیٰ (ﷺ) کی، اس پر کریم رب ہے
رحیمی ایزداں کا موجب ہے مصطفیٰ (ﷺ) کا غلام ہونا
یہاں پہ عزّت اُسے ملے گی، وہاں پزیرائی اُس کی ہو گی
"سعادتِ دو جہاں کا موجب ہے مصطفیٰ (ﷺ) کا غلام ہونا"
کیے حقوقِ خدا و انسان پورے محمودؔ تُو نے لیکن
حصولِ باغِ جناں کا مُوجب ہے مصطفیٰ (ﷺ) کا غلام ہونا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نصیب ہو جائے یادِ سرور (ﷺ) کو تارِ دل میں اگر پرونا
نبی (ﷺ) کی اُلفت کا یہ خزانہ کسی بھی حالت میں تم نہ کھونا
جو طبعِ موزوں خدائے برحق کرے عنایت کہیں تمھیں بھی
زمینِ قلب وجگر میں نخلِ مدیحِ محبوبِ رب (ﷺ) کو بونا
خدا کے دربار میں پزیرا ہے لے ہی آتا ہے رنگ آخر
بیادِ شہرِ حبیبِ خالق (ﷺ) کسی کا خلوت میں رونا دھونا
حریر و کمخواب کے بچھونوں پہ اینڈنے والے لوگو! سن لو
کھجور کی چھال کی چٹائی مرے پیمبر (ﷺ) کا تھا بچھونا
جو ہیں مُبلغ رسولِ اکرم (ﷺ) کی سُنّتوں کے انھیں نہ بھولے
"ڈِنر" کی صورت میں دو کھجوریں ہی صرف کھا کر نبیؐ کا سونا
خطا شعاروں، گناہ گاروں کی مغفرت ہی کے واسطے تھا
خدا کے آگے بصد تضرّع حبیبِ ربِّ جہاں (ﷺ) کا رونا
بلالؓ و زیدؓ و صُہیبؓ و شقرانؓ کی عظمتیں یہ بتا رہی ہیں
"سعادتِ دو جہاں کا مُوجب ہے مصطفیٰ (ﷺ) کا غلام ہونا"
ہے موت تو اک اٹل حقیقت مگر ہے سرکار (ﷺ) یہ گزارش
عطا ہو محمودؔ پُرخطا کو بقیعِ غرقد کا کوئی کونا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجیب اِسْـــرا کی سیر سمجھو نہیں ہے کیا یہ سفر انوکھا
خدا نے اک شب جو اپنی خلوت میں اپنے محبوب ﷺ کو بلایا
وہ جس پہ خوش ہوں گے اُس کے آقا' اُسی پہ خالق کا لطف ہو گا
اُسی کی قسمت میں خلد ہو گی کہ جس نے پائی بہشتِ طیبہ
اطاعت و اتباعِ سرکار (ﷺ) میں گزاروحیات اپنی
یہی ہے فوز و فلاحِ دُنیا' اسی سے پاؤ گے حُسنِ عقبیٰ
دُہائی دو جو حبیبِ رب (ﷺ) کی' طلب کرو جو مدد اُنھی سے
الَم اُڑنچھو ہوں' رنج غائب۔ اور ادبار و اندوہ و درد عنقا
نبی (ﷺ) کی اُلفت کو روح و جاں میں سمو لیا ہے بفضلِ خالق
بروزِ محشر ہماری بخشش کو بس یہ کافی ہے اک حوالہ
حدیثِ سرور (ﷺ) میں ہے کہ کثرت درود کی کر کے دیکھے کوئی
تو ہو گا مَس بابِ خلد ہی میں نبیؐ کے کندھے سے اُس کا کندھا
سبق یہ عامر شہیدؒ محمودؔ ساری ملّت کو دے رہا ہے
کہ حفظِ ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) میں تو جان دینا ہے زندہ ہونا
☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ستاتی ہیں جو یادیں سرورِ کونین (ﷺ) کی مجھ کو
تو اُن کے شہر کے میں دیکھتا ہوں خواب ایسے میں
سحابِ لطفِ آقا (ﷺ) کی طلب میں رات ڈھلتی ہے
تو آنکھوں میں چلا آتا ہے اک سیلاب ایسے میں
اگر لب پر نہ اسمِ پاکِ محبوبِ خدا (ﷺ) ہو گا
سُکوں نا آشنا ہو گا دلِ بے تاب ایسے میں
مخاطب کرنا چاہا جب بھی محبوبِ مکرّم (ﷺ) کو
دیے اللہ نے ان کو کئی اَلقاب ایسے میں
کوئی بُوجہل کا یا بُولہب کا ذکر جب چھیڑے
تو یاد آئیں نہ کیوں سرکار (ﷺ) کے اصحابؓ ایسے میں
بچا لیں حشر میں سرکارِ ہر عالم (ﷺ) جو عاصی کو
تو ہو زُہّاد کی آنکھوں میں اِستعجاب ایسے میں
خزاں دیدہ و رنجیدہ چلا تھا گھر سے طیبہ کو
ہُوا تسکین زا وہ گنبدِ شاداب ایسے میں
نظر کے سامنے چوکھٹ جو آئی سرورِ دیں (ﷺ) کی
ہوئے تھے مُرتعش محمودؔ کے اعصاب ایسے میں
☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ آقا (ﷺ) سے رُخ پہ رونق ہے
یُوں عموماً تو رنگ ہی فق ہے

مرحبا' اک حدیث سرور (ﷺ) کی
"مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَق" ہے

کر مدیحِ رسولِ ہر دو جہاں (ﷺ)
تیرے ہونٹوں پہ یوں تو "ھُوْ حَق" ہے

بانٹتے آپ ہیں عطائے خدا
آپ قاسم' وہ مُعطی ارزق ہے

حَبّذا' طاعتِ مہِ تاباں
اک اشارے پہ ہو گیا شق ہے

سارے مومن مُحب نبی (ﷺ) کے ہیں
کفر کا رنگ دیکھ کر فق ہے

توڑتے تھے نبی (ﷺ) چٹانوں کو
یاد ہم سب کو جنگِ خندق ہے

یادِ آقا (ﷺ) نہ ہو تو زندگی میری
ایک صحرا ہے اور لق و دق ہے

عکسِ گنبد کو روز دیکھتا ہوں
میری آنکھوں میں خوب رونق ہے

سچّے آقا حضور (ﷺ) ہیں سب سے
اُن کا کردار ہے جو اَصدَق ہے

آپ (ﷺ) محبوب رب کے ہیں محمودؔ
کہ رہا ہوں وہی کہ جو حق ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کسی طرح سے تو ڈھونڈو رہِ نجات دُرُشت
حیات ہو کہ مدینے میں ہو ممات، دُرُشت

بنایا سب کے لیے رب نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو رحمت
رہا ہے اس طرح سے نظمِ کائنات درست

خدا نے اُن کو خزانوں کی کنجیاں دی ہیں
یہی تو بات ہے سچّی، یہی ہے بات درست

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذکر میں مشغول ہو جو لمحہ، خوب
جو ان کی یاد میں گزرے، وہی حیات درست

جو ناپسندِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو، وہ نادرست صفت
پسند ہوں جو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو، وہی صفات درست

صلوٰۃ دونوں ہی معنوں میں ہے قبولِ خدا
خدا کے آگے، نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے صلوٰۃ درست

سکھایا ہم کو یہ حسّانؓ سے رضاؒ تک نے
ثنائے سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سب نکات درست

دیا سبق یہی عامر شہیدؒ نے ہم کو
ہیں حفظِ حرمتِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں مشکلات درست

کرو تو ذکرِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ٹھیک کرو
لکھو تو سیرتِ اطہر کے واقعات درست

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات سے الفت کمالِ انساں ہے
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دین پہ انسان کا ثبات درست

جو راہِ سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ملے، وہ موت بجا
وہ جس میں ذکرِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو، وہ حیات درست

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شہر کا ہے خوب لمحہ لمحہ رشید
صحیح دن ہے وہاں کا، وہاں کی رات دُرُشت

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رقم ہوں جس پہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صفات مُستحسن
ہیں اُس مقالے کے سارے نکات مُستحسن

بہت اگرچہ ہیں صوم و صلوٰۃ مستحسن
مگر ہے ان سے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰۃ مستحسن

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا خادموں پر التفات مستحسن
اور اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عشق کے سب واقعات مستحسن

ثنائے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سارے حوالے اچھے ہوں
ہو ذکرِ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں بات مستحسن

یہ علمؒ الدینؒ کے کردار نے سجھایا ہے
ہے راہِ حُبِّ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ثبات مستحسن

جو حفظِ حُرمتِ سرکارِ ہر جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ملے
کہیں حیات سے ہے وہ ممات مستحسن

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اچھا کہا مُتقی کو ہر اک سے
نہیں ہے دین میں تو ذات پات مستحسن

مرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں ممدوحِ ربّ ہر دو جہاں
مرے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہیں ساری صفات مستحسن

بتایا ہم کو خُبیبؓ و بلالؓ و عامرؓ نے
ہیں راہِ عشق کی سب مشکلات مستحسن

ہوں اہلِ بیتؓ و صحابہؓ کہ بیٹیاںؓ اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی
ہیں اک شجر کے سبھی ڈال پات مستحسن

مجھے سُجھایا ہے محمودؔ ربِّ عالم نے
ہے مدحِ رحمتِ ہر کائنات (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مستحسن

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) کے شہر میں پائیں قرار کی گھڑیاں
وہی تھیں میرے لیے افتخار کی گھڑیاں

دل و نظر میں ہے قُبّہ حضورِ والا (ﷺ) کا
نہ ختم ہوں گی کبھی یہ بہار کی گھڑیاں

میں جن میں شعر کوئی نعت کا نہیں کہتا
مرے لیے تو ہیں وہ اعتذار کی گھڑیاں

وہ ایک دیدِ رسولِ کریم (ﷺ) کا دن ہے
میں روز گنتا ہوں روزِ شمار (ﷺ) کی گھڑیاں

نہوڑائے سر میں مدینے میں ایک ماہ رہوں
جو طول کھینچ سکیں انکسار کی گھڑیاں

حضور (ﷺ)! حکمراں اپنے نہیں سمجھتے ہیں
کہ چند روزہ ہیں یہ اقتدار کی گھڑیاں

حضور (ﷺ)! آپ کی اُمّت ذلیل و رُسوا ہے
حضور (ﷺ)! ختم ہوں یہ انتشار کی گھڑیاں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بغیرِ نعت کوئی بات محترم! مت کر
وظیفہ "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِیْ" کا کم مت کر

کہا حضور (ﷺ) نے، خلّاقِ ہر جہاں کے سوا
سرِ عزیز کو آگے کسی کے خم مت کر

جو حفظِ حُرمتِ سرکار (ﷺ) کے سبب پائے
کسی طرح کی ستم رانیوں کا غم مت کر

نبی (ﷺ) کے اُمّتی کا یہ قدم نہیں جائز
تو خُود کو دین کے دشمن سے ہم قدم مت کر

بس ایک ذکر ہی کو سانس کی لڑی میں پرو
سوا نبی (ﷺ) کے، کوئی ذکر دم بہ دم مت کر

نبی (ﷺ) کے شہر کو جانا شعار رکھ دائم
جہاں میں اور کسی سمت کو تو رم مت کر

حضورِ پاک (ﷺ) کی محمودؔ کر اطاعت یوں
کسی بُرائی کو حسنات میں تو ضم مت کر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راہِ بقیع راہِ بقا ہے تو کیا عجب
صورت ہر ایک اور فنا ہے تو کیا عجب

ممدوح بھی ہیں، مادحِ رب بھی حضور (ﷺ) ہیں
ان کی رضا خدا کی رضا ہے تو کیا عجب

رہتے ہیں جس میں سرورِ کونین مصطفیٰ (ﷺ)
اُس جا زمانہ ناصیہ سا ہے تو کیا عجب

طرّہ منارِ نور کا اور گنبدِ نبی (ﷺ)
واحد کُلاہ زیرِ سما ہے تو کیا عجب

جس پہ ملائکہ ہیں خدا کے، جھکے ہوئے
اس در پہ اپنا سر جو جھکا ہے تو کیا عجب

آنکھوں میں پھر رہا ہے درِ کعبۂ خدا
طیبہ کا دل پہ نقشہ جما ہے تو کیا عجب

غارِ حرا مقامِ ملاقات جب رہا
قصرِ دنٰی میں کوئی گیا ہے تو کیا عجب

ہوں لطفِ مصطفیٰ (ﷺ) کا ہدف مَیں شبانہ روز
"صلِّ علیٰ" جو صبح و مسا ہے تو کیا عجب

دیکھے گی آج گنبدِ اخضر ہماری آنکھ
کھیت آس کا جو آج ہرا ہے تو کیا عجب

یہ میری معصیت ہے، وہ شفقت حضور (ﷺ) کی
میری خطا پہ اُن کی عطا ہے تو کیا عجب

جس کا بھی اتباعِ پیمبر (ﷺ) شعار تھا
بخشش کا اس کو تمغا ملا ہے تو کیا عجب

ناراض جس سے حضرتِ محبوبِ رب (ﷺ) ہوئے
ربِّ جہاں بھی اُس سے خفا ہے تو کیا عجب

محمودؔ کعبؓ اور بُصیریؒ عظیم تھے
تحفہ ردا کا اُن کو ملا ہے تو کیا عجب

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حَرَج اس میں نہیں، تم خشک لب سے ذکرِ "ھُوْ" کرنا
ولیکن چشمِ تر سے مصطفیٰ (ﷺ) کی گفتگو کرنا

دُعا کو ہاتھ اُٹھانا جب خدا کے سامنے لوگو!
تو اُس سے حُبِّ محبوبِ خدا (ﷺ) کی آرزو کرنا

مدینے میں رسا ہو تم، کہ اپنے گھر میں بیٹھے ہو
گزارش جو بھی کرنا مصطفیٰ (ﷺ) سے، روبرو کرنا

کٹے مقراضِ عصیاں سے کوئی ملبُوس کا کونا
تو اُس کو سوزنِ حُبِّ پیمبر (ﷺ) سے رفو کرنا

نبی (ﷺ) کے عشق میں جاں سے گزرنا صورتِ عامرؓ
محبّت میں رسولِ پاک (ﷺ) کی، دل کو لہو کرنا

حضورِ پاک (ﷺ) سے جس چیز کی نسبت نظر آئے
اُسے تکریم دینا، دل سے اس کی آبرو کرنا

ادب ملحوظ رکھنا بارگاہِ سرورِ کُل (ﷺ) کا
کسی سے بھی نہ قدمینِ نبی (ﷺ) میں گفتگو کرنا

قیامِ ذکرِ محبوبِ خدا (ﷺ) سے پہلے رو لینا
نمازِ عشق سے پہلے تم اشکوں سے وضو کرنا

مِرے نزدیک تو یہ بات بے حد نامناسب ہے
خطابِ سرورِ کونین (ﷺ) میں "تُم" اور "تُو" کرنا

دیے رکھے خدا توفیق یہ محمودؔ گر تم کو
تو نعتوں میں مضامینِ نوی کی جستجو کرنا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بات کہتے تھے کُفّار بھی۔ نہیں کوئی
رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سا صادق و امیں کوئی
جو لامکاں کے ہوئے تھے مکیں، ان کے سوا
مکانِ دل کا بھی میرے نہیں مکیں کوئی
کہ خود بنا کے کسی کو خدا حبیب کہے
کہیں ہُوا ہی نہیں اِس قدر حسیں کوئی
حیاتِ طیّبہ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رہی ایسی
کہ رکھ سکا نہ کوئی حرف نکتہ چیں کوئی
خدا نے یوں تو پیمبرؑ ہزارہا بھیجے
سوا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے محبوب تو نہیں کوئی
کہ دو کمانوں کا جو فاصلہ تھا، وہ بھی نہ ہو
ہُوا ہے اتنا بھی اللہ کے قریں کوئی؟
مدینہ طیّبہ واحد جو راہ تھی، لے لی
نہ راہیں اور بہشتِ بریں کی تھیں کوئی
نہ ہو گا عرش کو محمودؔ دیکھنا مشکل
حضورِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے در پر رکھے جبیں کوئی
☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حقیقت آئی ہے آگے مجاز کے حق میں
پیار رب کا ہے میرِ حجاز (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حق میں
خدا نے جب اُنھیں اپنے قریب بلوایا
وہی تو رات تھی راز و نیاز کے حق میں
دَنَــا کے ذکر میں کچھ ہیں حقائقِ قُربت
کہیں خدا نظر آیا ہے راز کے حق میں
درودِ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اوّلیت ہے
اذان ہے یہ ادائے نماز کے حق میں
سمجھیے اُس کو مضامین نعتِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
نشیب کہتا ہے جو کچھ فراز کے حق میں
چھڑے گی بات جب ذکرِ رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی
تو وزن ڈالوں گا سوز و گداز کے حق میں
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! دیکھیے، دُنیا کا کیا وتیرہ ہے
کہ ووٹ دیتے ہیں سب حرص و آز کے حق میں
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ کی شفقت سے آپ کا محمودؔ
نہیں رہا ہے کبھی ساز باز کے حق میں
☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم جان لینا، وردِ درودِ نبی (ﷺ) میں ہُوں
بیٹھا دکھائی دوں تمہیں بیکار جب کبھی

ہوتی ہے میرے قلب میں خوشیوں کی لہر بہر
آتے ہیں لب پہ نعت کے اشعار جب کبھی

ہوتا تھا ابر فرق پہ سایے کے واسطے
چلتے تھے دھوپ میں شہِ ابرار (ﷺ) جب کبھی

آنکھوں کے راستے سے تم دل میں اُتار لو
روضہ دکھائی دے سرِ اَبصار جب کبھی

لینا حصار توڑنے کو نامِ مصطفیٰ (ﷺ)
گھیراؤ کر لے نکبت و اِدبار جب کبھی

سمجھوں گا اپنے آپ کو میں آسمان پہ
مجھ کو عطا کریں گے وہ دیدار جب کبھی

ذکرِ حبیبِ رب (ﷺ) کو وہ سمجھیں گے باوقار
رکھیں گے لوگ سامنے معیار جب کبھی

آقا (ﷺ) نے ان پہ ڈالی گلیم عطا و عفو
کافر ہوئے تھے درپئے آزار جب کبھی

وصف و ثنائے آقا و مولا (ﷺ) میں کرتے بات
اصحابؓ کھولتے لب گفتار جب کبھی

کرتا ہے رُخ وہ شہرِ رسولِ کریم (ﷺ) کو
اڑتا ہے میرا طائرِ افکار جب کبھی

حرف اس پہ آئیں گے کبھی آقا (ﷺ) کی مدح کے
محمودؔ کھولے گا لب گفتار جب کبھی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دُور ہیں نبی (ﷺ) سے ہجر ان کے واسطے
ہے درمیاں بحر بھنور ان کے واسطے
جن کو بلایا آپ خدائے کریم نے
قصرِ دنیٰ کے کھل گئے در ان (ﷺ) کے واسطے
دل میں وہ خود ہیں، آنکھ میں روضہ انھی کا ہے
دل ان کے واسطے ہے، نظر ان (ﷺ) کے واسطے
ہیں وجہِ خلقت آقا و مولا (ﷺ)، غفور نے
پیدا کیے ہیں جنّ و بشر ان (ﷺ) کے واسطے
جن کی زباں پہ اسمِ حبیبِ خدا (ﷺ) رہا
نور ان کے واسطے ہے، سحر ان کے واسطے
ٹوپی میں بال اپنے پیمبر (ﷺ) کا جو رکھیں
رب نے رکھی ہے فتح و ظفر ان کے واسطے
جو جانتے نہیں ہیں مدینے کو جائے امن
کوئی نہیں ہے جائے مفر ان کے واسطے
محمودؔ جو ثنائے نبی (ﷺ) میں مگن نہیں
محشر کے روز ہو گا خطر ان کے واسطے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہوں شعر گو ہے نعت میرا فن پھر بھی
قبولِ خاطرِ سرکار (ﷺ) ہے سخن پھر بھی
خطا سے ربط ہے لیکن نبی (ﷺ) کی رحمت سے
عطا ہوا ہے سکینت کا پیرہن پھر بھی
خوشی جو ذکرِ نبی (ﷺ) کی ہمیں میسّر ہے
رہیں تو کیوں رہیں اپنے قریں محن پھر بھی
شہا (ﷺ)! رہا نہیں دنیا میں لائقِ عزت
نہیں درشت مسلمان کا چلن پھر بھی
صنم مفاد کے ہیں اپنے سامنے آقا (ﷺ)!
مگر ہم اپنے کو کہتے ہیں بت شکن پھر بھی
زباں پہ اپنی تو سچے نبی (ﷺ) کا ذکر رہا
مگر ہے چاروں طرف کذب کی گھٹن پھر بھی
بہت ہیں سازشیں لیکن بفیضِ سرورِ دیں (ﷺ)
رہے گا حشر تک قائم مرا وطن پھر بھی
عمل کا کھاتا تو محمودؔ میرا خالی ہے
لگی ہے قریۂ سرکار (ﷺ) کی لگن پھر بھی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عالمو! نعت کے اشعار کہوں یا نہ کہوں
اور ہر ذکر کو بیکار کہوں یا نہ کہوں
گنبد و مینارِ پیمبر (ﷺ) پہ نظر پڑنے پر
اپنی آنکھوں کو گہر بار کہوں یا نہ کہوں
سب گنہگار پیمبر (ﷺ) کے ہیں، میں عاصی ہوں
خود کو رحمت کا سزاوار کہوں یا نہ کہوں
حفظِ ناموسِ پیمبر (ﷺ) پہ جو جاں دیتا ہے
اُس کو آقا (ﷺ) کا وفادار کہوں یا نہ کہوں
نعت سیرت ہی پہ محدود سمجھنے والو!
شعرِ حسانؓ کو معیار کہوں یا نہ کہوں
ہیں جو سرکار (ﷺ) کی عاداتِ کریمہ ان کو
دینِ اسلام کی اقدار کہوں یا نہ کہوں
سب عوالم کے لیے جب ہیں پیمبر (ﷺ) رحمت
اب کہو آپؐ کو مختار کہوں یا نہ کہوں

بات جو دل میں مدینے کے حوالے سے آئے
سوچتا ہوں، مرے سرکار (ﷺ)! کہوں یا نہ کہوں
ذکرِ سرکار (ﷺ) میں آنکھوں کی گہر باری کو
رب کی رحمت کی نئیں بوچھار کہوں یا نہ کہوں
روز پیتا ہوں مئے حبِ رسولِ اعظم (ﷺ)
خود کو اس نشے میں سرشار کہوں یا نہ کہوں
شب اِسرٰی کا کروں ذکر بہ اجمال اگر
تو اسے سِرُّ الاَسرار کہوں یا نہ کہوں
آپ سرکار (ﷺ) ہیں معطی، میں گدائے در ہوں
اپنے کو لطف کا حق دار کہوں یا نہ کہوں
اپنے آقا (ﷺ) کی زیارت کی توقع میں رشید
حشر کو دعوتِ دیدار کہوں یا نہ کہوں
میں کہ محمودؔ بُصیریؒ کا ہُوں پیرو، خود کو
ان (ﷺ) کی چادر کا طلبگار کہوں یا نہ کہوں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک بشر صورت پیمبر (ﷺ) تھے سراپا روشنی
یہ مجلّا روشنی تھی، یہ مصفّا روشنی
روشنی شہرِ خدا ہے، شہرِ آقا (ﷺ) روشنی
یوں ہوئی سارے جہاں میں جلوہ آرا روشنی
میں سراپا نورِ سرور (ﷺ) کا ہوں یوں مدحت سرا
میری خواہش، میرا مقصد، میرا منشا روشنی
اس لیے نورِ رسولِ حق (ﷺ) کا پرچارک ہوں میں
چاہتی ہے زندگانی لامحالہ روشنی
کائناتیں سب کی سب اس سے منوّر ہو گئیں
جو قدومِ سرورِ دیں (ﷺ) سے ہے پیدا روشنی
عقل کو نورِ نبی (ﷺ) درکار ہے، آنکھوں کو بھی
کیوں نہیں چاہے گا ہر دانا و بینا روشنی
ماحیٔ کفر و ضلالت یوں ہوئے ہیں مصطفیٰ (ﷺ)
سارے اندھیاروں کا کرتی ہے مداوا روشنی

وہ نجوم و ماہ میں، یا شاہِ خاور میں کہاں
جو دکھاتے ہیں ہمیں ذراتِ طیبہ روشنی
جس کے لب "صلِّ علیٰ احمد (ﷺ)" سے واقف ہو گئے
اُس کے دل سے پھوٹتی ہے اک توانا روشنی
خائب و خاسر ہوئے کفار، آقا (ﷺ) کامراں
ظلمتوں کی کچھ نہیں کرتی ہے پروا روشنی
جب سے میں مدّاحِ نورِ سرورِ کونین (ﷺ) ہوں
ہو گئی ہے میرے دل میں کارفرما روشنی
جب ربیعُ النور میں تشریف لائے مصطفیٰ (ﷺ)
تو نظر آئی ثریٰ سے تا ثریّا روشنی
پھوٹتی ہے جو پیمبر (ﷺ) کے منارِ نور سے
بخششِ زائر کا بنتی ہے حوالہ روشنی
نور زا تھی گر رسولِ محترم (ﷺ) کی خامشی
تو رہا محبوبِ حق (ﷺ) کا مسکرانا روشنی
کون دے سکتا ہے خدّامِ پیمبر (ﷺ) کو شکست
کیا کبھی ظلمت سے بھی ہوتی ہے پسپا روشنی

کب دکھائی دے گا راہِ استقامت قوم کو
"بے بصر آنکھوں میں کب اُترے گی آقا (ﷺ)، روشنی"
حقیقت کُھل گئی محمودؔ پر پوری طرح
مسکنِ سرکار (ﷺ) کی ہے عالم آرا روشنی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جسے غیر رسول پاک (ﷺ) سے الفت نہیں رہتی
کسی انسان سے اُس شخص کو نفرت نہیں رہتی
جسے سرکارِ والا جاہ (ﷺ) سے الفت نہیں ہوتی
ہمارے دل میں اس بندے کی کچھ وقعت نہیں رہتی
درِ سرور (ﷺ) پہ ہے جو بیش قیمت ہے زمانے میں
جو اُس در سے پھرا، اس کی کوئی قیمت نہیں رہتی
سمجھتا ہے جو مظہر حشر کو اُن (ﷺ) کی شفاعت کا
اسے رنگینیٔ دُنیا سے کچھ رغبت نہیں رہتی
ہے میری حسرتوں کا یوں علاقہ شہرِ سرور (ﷺ) سے
وہاں پہنچوں تو پھر دل میں کوئی حسرت نہیں رہتی
رہِ طیبہ میں اڑچن کو نہیں خاطر میں ہم لاتے
پہنچ جاتے ہیں منزل پر تو پھر کُلفت نہیں رہتی
نبی (ﷺ) کا اُمتی محمودؔ بھوکا دیکھنے والے
کے رزق و مال و دولت میں ذرا برکت نہیں رہتی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتا ہے دل نبی (ﷺ) کو مسلسل خوش آمدید
بھیگی نگاہیں کہتی ہیں ہر پل خوش آمدید

جو آج جا رہا ہے مدینے خلوص سے
رضواں کہے گا کیوں نہ اسے کل خوش آمدید

سنتی ہے باغِ قلب میں طیرِ خلوص سے
حبِ رسولِ پاک (ﷺ) کی کونپل خوش آمدید

یہ عرض دست بستہ مری چشمِ نم کی ہے
آ، مصطفیٰ (ﷺ) کے لطف کے بادل! خوش آمدید

مُعلن نبی (ﷺ) کے آنے کی دے گا جونہی خبر
میری زباں سے نکلے گا اوّل "خوش آمدید"

محبوبِ حق (ﷺ) کی یاد در آتی ہے دل میں یوں
کہتا ہوں میں اسے جو مُدلّل خوش آمدید

محمودؔ گائے نعت جو اخلاصِ قلب سے
اس خوش نصیب کو کہے کویل خوش آمدید

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ جب تک میں مدینے کو گیا تھا
مصائب میں سراسر مُبتلا تھا

نواسی سن میں مَیں طیبہ رسا تھا
یہ مجھ پر لطفِ شاہِ دوسرا (ﷺ) تھا

جو مرضی تھی محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی
وہی اُن کے خدا کا فیصلہ تھا

بچایا حشر سے لطفِ نبی (ﷺ) نے
اگرچہ سخت تر یہ مرحلہ تھا

نبی (ﷺ) کا نامِ نامی میرے دل پر
مُنقّش شکل میں اُبھرا ہوا تھا

سپاہی حشر کے کیا مجھ کو کہتے
درودِ پاک میرا مشغلہ تھا

بھکاری سب درِ سرکار (ﷺ) پر تھے
کوئی خاطی تھا، کوئی پارسا تھا

نہ کوئی آنکھ جھپکی اور نہ تھکی
نہ جانے کون کس کو دیکھتا تھا

مجھے لے جاتے طیبہ سے سُوئے خلد
اگر گر بچ گیا تھا، اڑ گیا تھا

حجاز پاک میں جو شخص پہنچا
غم و اندوہ سے ناآشنا تھا

سمجھ میں کچھ نہیں آتا، کہوں کیا
میں جب شہر نبی (ﷺ) میں تھا تو کیا تھا

غزل کو چھوڑ بیٹھے نعت کہتے
یہی تو شاعروں کا ارتقا تھا

محبت جس کے دل میں تھی نبی (ﷺ) کی
وہی محمودؔ میرا رہنما تھا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک ہے حل ہر ایک مُشکل کا
ذکر کر آپ (ﷺ) کے خصائل کا

وہ رہِ شہر مصطفیٰ (ﷺ) پہ چلے
سر میں سودا ہو جس کے منزل کا

مانگتے کیوں نہیں پیمبر (ﷺ) سے
رونا روتے ہو کیوں وسائل کا

رہ بھکاری درِ حضور (ﷺ) کا تُو
خیال رہتا ہے اُن کو سائل کا

مشتمل مصطفیٰ (ﷺ) کی نعتوں پہ
نغمۂ اُنس ہے عنادل کا

ہم نے سرکار (ﷺ) سے مدد مانگی
منہ ہمیں دیکھنا تھا ساحل کا

سنگِ اسود کا میرے آقا (ﷺ) نے
مسئلہ حل کیا قبائل کا

سامنے اُسوۂ حضور (ﷺ) نہیں
سامنا کیوں نہ ہو مسائل کا

"حق" ہے آقا حضور (ﷺ) کی الفت
بھاگنا ہے نوشتہ باطل کا

میرے سرکار (ﷺ) نے بتایا ہے
فرق عالم کا اور جاہل کا

کر دیا ہے دکھاوے نے ابتر
حال اب نعت کی محافل کا

ہو گا محمودؔ ہر طرح بہتر
حشر "صَلِّ عَلیٰ" کے عامل کا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

طیبہ سے پایا ایسا مسرت کا پیرہن
پہنا بصارتوں نے بصیرت کا پیرہن

نعتِ نبی (ﷺ) کے نونِ نظافت نے اختیار
آخر کیا ہے عینِ عبادت کا پیرہن

ڈر کیسا؟ دیکھو وہ سرِ میزاں حضور (ﷺ) ہیں
پہنے ہوئے ہیں آپ (ﷺ) شفاعت کا پیرہن

سر سے کُلاہِ رنج گرا چاہتی ہے یوں
پہنچے ہیں طیبہؔ پہنے خجالت کا پیرہن

سرکار (ﷺ)! آپ دیکھ رہے ہیں سیاستیں
ہے اہلِ دیں کے تن پہ سیاست کا پیرہن

اِسراف سے حضور (ﷺ) کا بچنے کا حُکم ہے
مُسلم کے واسطے ہے قناعت کا پیرہن

"تِلْكَ الرُّسُل" بتاتا ہے، اپنے حبیب (ﷺ) کو
رب نے عطا کیا ہے فضیلت کا پیرہن

طیبہ پہنچنا ہے تو درودِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پڑھو
یوں خواب پا سکے گا حقیقت کا پیرہن

اُمت نے اپنے ہاتھوں کیا ہے وہ تار تار
آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جو دیا تھا وجاہت کا پیرہن

اسلامیانِ مُلک نے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! پہن لیا
اپنے تنوں پہ ہندو ثقافت کا پیرہن

خلعت جو مغفرت کا ہے مطلوب، دوستو!
پہنے رہو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کا پیرہن

عادلؒ نے پہنا حُرمتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے
وہ دیکھو جچ رہا ہے شہادت کا پیرہن

فیضِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عجز سے یوں آشنا کیا
محمودؔ مل گیا ہے سعادت کا پیرہن

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھیلاؤ عفو کا ہے تو رافت کی وسعتیں
دیکھو یہ ہیں حضُور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رحمت کی وسعتیں

آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے میں نہ کیسے مدد مانگتا رہوں
میری تو حشر تک ہیں ضرورت کی وسعتیں

ساری سمٹ کے آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آ گئیں
دانش کی وسعتیں ہوں کہ حکمت کی وسعتیں

مُرسل کوئی خدا کا تو آنے سے اب رہا
ہیں تا ابد نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حکومت کی وسعتیں

دُنیا و آخرت کے ہر پہلو میں رہنما
انساں کو ہیں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سیرت کی وسعتیں

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صحابہؓ ہوئے جس سے مستفید
ہیں تابعینؒ تک اُسی صحبت کی وسعتیں

ہوتا ہوں جب رسا میں دیارِ حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تک
ہوتی ہیں ختم میری ہر حسرت کی وسعتیں

سنتے ہیں آپ اہلِ ولا کا دُرُودِ پاک
بے حد ہیں مصطفیٰ (ﷺ) کی سماعت کی وسعتیں

دُھندلاہٹوں میں روضۂ اقدس سے پائی ہیں
تنگنائیاں نظر کی' بصیرت کی وسعتیں

آقا "اَنَـا لَهَـا" جو کہیں گے تمام سے
دیکھیں گے لوگ اِذنِ شفاعت کی وسعتیں

دیدِ دیارِ سرورِ عالم (ﷺ) سے آ گئیں
حدِّ نظر میں کیفِ لطافت کی وسعتیں

محدودؔ عالمو' نہ خدارا اسے کرو
حقُّ العباد تک بھی ہیں سُنّت کی وسعتیں

سرکار (ﷺ)! دیکھیے کہ ہیں گھیرے ہُوئے ہمیں
گانے بجانے والی ثقافت کی وسعتیں

محمودؔ جو حرم ہے رسولِ کریم (ﷺ) کا
ہیں ثَور و عیر تک تو اُس جنّت کی وسعتیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مزا آئے گا جب ہو گی سرِ منظر قدم بوسی
کروں گا مصطفیٰ (ﷺ) کی مَیں سرِ محشر قدم بوسی

رہے گی ضَو فروزی ان کی قائم حشر کے دن تک
نبی (ﷺ) کی کر چکے اک شب مہ و اختر قدم بوسی

شرف جن کو صحابیّت کا حاصل ہو نہیں پایا
کریں گے حشر کے دن کے سوا کیونکر قدم بوسی

مُقدّر جاگ اُٹھے گا' سنْور جائے گی قسمت بھی
اگر کرنے دیں مجھ کو خواب میں سرور (ﷺ) قدم بوسی

دعا یہ ہے' سرِ میزاں مجھے توفیق دے خالق
شفیعُ المذنبین (ﷺ) کی میں کروں بڑھ کر قدم بوسی

مقام ان ذرّوں کا تاروں سے بھی بڑھ کر ہے بے شبہ
وہ ذرّے جو نبی (ﷺ) کی کرتے تھے اکثر قدم بوسی

تمھیں محمودؔ آقا (ﷺ) کے قدم چھُونے کی حسرت ہے
خدا نے چاہا تو کرنا سرِ کوثر قدم بوسی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کب تلک آقا (ﷺ)! کہیں گے اُمّتی بے چارگی
دُور کیجیے مومنوں کی عالمی بے چارگی

ہم مسلماں آپ ثابت کر رہے ہیں، دیکھ لیں
عالمِ اسلام کی ناکردگی، بے چارگی

بے خبر ہے آپ (ﷺ) پر ہر اُٹھنے والی بات سے
ہے یہی ''او آئی سی'' کی مرکزی بے چارگی

حفظِ ناموسِ نبی (ﷺ) کو اُنھیں عامی اُمّتی
سربراہانِ ممالک کی سبھی بے چارگی

آپ (ﷺ) کی طاعت سے منہ موڑا تو یہ حالت ہوئی
باطنی بے چارگی ہے ظاہری بے چارگی

لُطف زا سرکارِ والا (ﷺ) کی نظر جب اُٹھ گئی
کام آ جائے گی اپنی بے کسی، بے چارگی

مصطفیٰ (ﷺ) محمودؔ واقف ہیں ہمارے حال سے
ہو کہی بے چارگی، یا اَن کہی بے چارگی

☆☆☆

ماہنامہ نعت کے شماروں کے موضوعات

1988 ☆ حمد باری تعالیٰ ☆ نعت کیا ہے (اول) ☆ مدینۃ الرسول ﷺ (اول دوم) ☆ اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (اول دوم) ☆ نعت قدسی ☆ غیر مسلموں کی نعت (اول) ☆ رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (اول) ☆ میلاد النبی ﷺ (اول دوم سوم)

1989: ☆ لاکھوں سلام (اول دوم) ☆ رسول نمبروں کا تعارف (دوم) ☆ معراج النبی ﷺ (اول دوم) ☆ غیر مسلموں کی نعت (دوم) ☆ کلامِ ضیا القادری (اول دوم) ☆ اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (سوم) ☆ درود و سلام (اول دوم سوم)

1990: ☆ حسن رضا بریلوی کی نعت ☆ رسول نمبروں کا تعارف (سوم) ☆ درود و سلام (چہارم پنجم ششم) ☆ غیر مسلموں کی نعت (سوم) ☆ اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (چہارم) ☆ وارثیوں کی نعت ☆ آزاد بیکانیری کی نعت (اول) ☆ میلاد النبی ﷺ (چہارم) ☆ درود و سلام (ہفتم ہشتم)

1991: شہیدانِ ناموسِ رسالت (اول دوم سوم چہارم پنجم) ☆ طریب سہارنپوری کی نعت ☆ نعتیہ مسدس ☆ فیضانِ رضا ☆ عربی ادب میں ذکرِ میلاد ☆ سراپائے سرکار ﷺ (اول) ☆ اقبال کی نعت ☆ حضور ﷺ کا بچپن

1992 ☆ نعتیہ رباعیات ☆ آزاد بیکانیری کی نعت (دوم) ☆ نعت کے سائے میں ☆ حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (اول دوم سوم) ☆ غیر مسلموں کی نعت (چہارم) ☆ آزاد نعتیہ نظم ☆ سیرتِ منظوم ☆ سراپائے سرکار ﷺ (دوم) ☆ سفرِ سعادت منزلِ محبت (اشاعتِ خصوصی)

1993: ☆ ۹۲ ☆ عربی نعت اور علامہ نبہانی ☆ ستار وارثی کی نعت ☆ حضور ﷺ اور بچے ☆ حضور ﷺ کے [illegible] ☆ بہزاد لکھنوی کی نعت ☆ رسول نمبروں کا تعارف (چہارم) ☆ نعت ہی نعت (اول) ☆ یا رسول اللہ ☆ حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین ☆ [illegible] عاشقین اور رحمۃ للعالمین ﷺ (اشاعتِ خصوصی)

1994 ☆ محمد حسین فقیر کی نعت ☆ نعت ہی نعت (دوم سوم) ☆ تضمینیں ☆ حضور ﷺ کی معاشی زندگی ☆ اختر الحامدی کی نعت ☆ مدینۃ الرسول ﷺ (سوم) ☆ شیدا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت ☆ دیارِ نور ☆ بے چین رجپوری کی نعت ☆ نورِ تجلی نور ☆ معراج النبی ﷺ (سوم)

1995 ☆ حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ ☆ استغاثے ☆ نعت ہی نعت (چہارم پنجم) ☆ نعت کیا ہے؟ (دوم سوم چہارم) ☆ کافی کی نعت ☆ انتخابِ نعت ☆ خواتین کی نعت گوئی (اشاعتِ خصوصی) ☆ غیر مسلموں کی نعت گوئی (اشاعتِ خصوصی)

1996 ☆ لطف بریلوی کی نعت ☆ نعت ہی نعت (ششم) ☆ ہجرتِ مصطفیٰ ﷺ ☆ سرکار ﷺ کی [illegible] سیرت ☆ حضور ﷺ کے لیے لفظ ''آپ'' کا استعمال ☆ مجھے ان سے پیار ہے ☆ ضلع اٹک کے نعت گو ☆ اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا (اول دوم خصوصی اشاعتیں)

1997 ☆☆شہر کرم☆☆نعت ہی نعت (ہفتم)☆☆ہو یہ کرم☆☆جوہر میرٹھی کی نعت☆☆حضور [illegible]
سلوک☆☆دربار رسول سے اعزاز یافتہ خواتین☆☆احمد رضا بریلوی کی نعت☆☆مدیح سرکار ﷺ☆☆گجرات کے پنجابی
نعت گو شعرا☆☆تضمین اور تثبیت کی نعت☆☆اردو نعت اور معاصر پاکستان☆☆ڈاکٹر فقیر کی نعتیہ شاعری

1998 نزول وحی☆☆ضلع گجرات کے اردو نعت گو شعرا☆☆قطعات نعت☆☆نعت ہی نعت (ہشتم، نہم)☆☆
ہجرت حبشہ☆☆عبدالقدیر حسرت کی حمد و نعت☆☆ماہنامہ "نعت" کے ادیب☆☆نعت اور ضلع سرگودھا کے شعرا☆☆حق
علی الصلوٰۃ☆☆ماہنامہ "نعت" کے دس سال (اشاعت خصوصی)

1999 ☆☆کراچی کے شعرائے نعت☆☆تحسین فراقی کی نعت☆☆نعتیہ تحریکات☆☆سرکار ﷺ کی جنگی
زندگی☆☆نبی کی زندگی کے [illegible]☆☆حنیف صدیقی کی نعت☆☆مخمسات نعت☆☆نعت ہی نعت (دہم)☆☆اختر ہیانی کی
نعت☆☆مائدہ☆☆[illegible] کی نعت☆☆کشکول☆☆دس رسالت (اشاعت خصوصی)

2000 ☆☆اعزاز یافتہ صحابہ☆☆موج نور☆☆سرزمین محبت☆☆ہمارے حضور ﷺ کی زندگی☆☆[illegible]
روشنی☆☆نعت ہی نعت (۱۱ واں حصہ)☆☆حرف نعت☆☆سندھ کے نعت گو☆☆شعب ابی طالب (اشاعت
خصوصی)☆☆تحقیق سرقہ (اشاعت خصوصی)

2001 ☆☆مفتی غلام سرور لاہوری کی نعت☆☆فروغ نعت☆☆تقاضائے نعت☆☆بیعت عقبہ☆☆نعت☆☆ظفر
علی خان کی نعت☆☆سارے آقا سائیں ﷺ☆☆سلام و مرادات☆☆نعت ہی نعت (۱۲ واں حصہ)☆☆سلام رضا
(دوم)☆☆کتاب نعت☆☆راولپنڈی شہر کے نعت گو

2002 ☆☆شعار نعت☆☆سلام رضا (دوم)☆☆نعت ہی نعت (۱۳، ۱۴ واں حصہ)☆☆اوراق نعت☆☆عربی
نعت☆☆مدحت سرور ﷺ☆☆[illegible] نعت☆☆عرفان نعت (اشاعت خصوصی)

2003 ☆☆اسلام آباد کے نعت گو☆☆صاحب نعت☆☆طرحی نعتیں (اول، سوم)☆☆طرحی نعتیں (دوم۔ اشاعت
خصوصی)☆☆تسبیح نعت (اشاعت خصوصی)☆☆حمد خالق (اشاعت خصوصی)

2004 ☆☆[illegible] نعت☆☆شعاع نعت☆☆دیوان نعت☆☆منتخبات نعت☆☆طرحی نعتیں (چہارم، پنجم)
☆☆تجلیات نعت☆☆واردات نعت☆☆بیان نعت☆☆مینائے نعت☆☆طرحی نعتیں (ششم۔ اشاعت خصوصی)

2005 ☆☆حمد میں نعت☆☆مولانا فخر الدین عوامی کی نعت گوئی☆☆"راوی" میں حمد و نعت☆☆التفات نعت☆☆
طرحی نعتیں (ہفتم)☆☆[illegible] نعت☆☆مرقع نعت☆☆[illegible] نعت☆☆طرحی نعتیں (ہشتم۔ اشاعت خصوصی)☆☆
طرحی نعتیں (نہم۔ اشاعت خصوصی)

2006 ☆☆[illegible] نعت☆☆نعت ہی نعت (۱۵ واں اور ۱۶ واں حصہ)☆☆سرور نعت☆☆تلاش نعت☆☆صدائے
نعت☆☆طرحی نعتیں (دہم، یازدہم۔ خصوصی شمارہ)
(کل 25,588 صفحات)

2007 ☆☆مصباح نعت☆☆طرحی نعتیں (دوازدہم۔ اشاعت خصوصی)

☆☆☆

اخبار نعت

سید ہجویر نعت کونسل

1- ۷ ستمبر ۲۰۰۶ (جمعرات) کو نماز مغرب کے بعد "سید ہجویر نعت کونسل" کا ۵۶ واں (پانچویں سال کا نواں) ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ چوپال (ناصر باغ) لاہور میں ہوا۔ صدارت محمد بشیر رزمی نے کی۔ مہمان خصوصی محمد اکرم سحر فارانی تھے۔ تلاوت قرآن مجید کی سعادت ڈاکٹر کاظم علی کاظم (ایم بی بی ایس) نے حاصل کی۔ مدیر نعت اس دن مکہ مکرمہ میں تھے اس لیے نظامت اظہر محمود (ڈپٹی ایڈیٹر) ماہنامہ "نعت" نے کی۔

اقبال عظیم کا ارتحال ۲۲ ستمبر ۲۰۰۰ کو ہوا تھا۔ ۲۱ ستمبر کو انھوں نے جو نعت ہسپتال میں لکھوائی تھی اس کا مصرع

"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"

طرح کے لیے دیا گیا تھا۔ "مدینے میں" ردیف اور "قمر، اتر" وغیرہ قوافی میں محمد بشیر رزمی، شہزاد مجددی، رفیع الدین ذکی قریشی، قمر وارثی (ناظم اعلیٰ دبستان وارثیہ کراچی)، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)، تنویر پھول (کراچی۔ حال امریکہ)، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)، محمد اکرم سحر فارانی (کاموکے)، محمد یونس حسرت امرتسری، عقیل اختر، محمد لطیف، پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)، صدیق فتحپوری (کراچی)، منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)، ضیا نیر، ڈاکٹر عطاء الحق انجم فاروقی، محمد ابراہیم عاجز قادری، عزیز الدین خاکی (کراچی)، محمد اسلام شاہ، حنیف آغاز اور راجا رشید محمود (مکہ مکرمہ) کی نعتیں سامنے آئیں۔

"مدینے، سفینے، پسینے" قوافی اور "میں" ردیف کے ساتھ محمد بشیر رزمی، پیر زادہ حمید صابری، رفیع الدین ذکی قریشی، تنویر پھول (امریکہ)، بشیر رحمانی، پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)، ضیا نیر، پروفیسر سید شاہد حسین شاہد (فیصل آباد) اور بابو محمد رمضان شاہد (گوجرانوالا) نے نعتیں کہی تھیں۔ تنویر پھول کی ایک نعت گرہ بند بھی تھی۔

قمر وارثی، تنویر پھول، عزیز الدین خاکی، صدیق فتحپوری، پروفیسر ریاض احمد قادری، پروفیسر سید شاہد حسین شاہد اور راجا رشید محمود کی نعتیں اظہر محمود (ناظم مشاعرہ) نے پڑھیں۔

مشاعرے میں گرہوں نے یہ رنگ دکھایا:

اقبال عظیم:

گلی گلی میں وہ سیلابِ نور ہے جیسے
اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں

اکرم سحر فارانی:

نقوش پائے پیمبر ﷺ سے روشنی ہے
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"
نقوش پائے نبی ﷺ پہ گماں ہوتا ہے
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"
دو صبا سے جو مانگی ہے جگنوؤں کی ضیا
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"
ہوئی ہے آپ ﷺ کی آمد سے روشنی ہر سو
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"

محمد محب اللہ نوری:

حضور ﷺ آئے تو انصار کا ترانہ تھا
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"
ضیائے چہرۂ "والشمس" کی ضیا لیے
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"
جمالِ سید عالم ﷺ کی ایسی دھوم مچی
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"
نہ کیوں ہو جزوِ مدینہ "منورہ" نوری
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"

عطاء الحق انجم فاروقی:

میں سوچتا تھا یہاں کون کون آتا ہے
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"

ضیا قیصر: ...

جہان تیرہ ہوا ان کے نور سے ضو گیر
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"
افق سے تا بہ افق ہو گیا جہاں روشن
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"

عقیل اختر:

انھیں جو نور کی خیرات بٹتی آئی نظر
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"

شہزاد مجددی:

جمالِ نورِ مجسم کو دیکھنے کے لیے
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"

ریاض احمد قادری:

بچے ہیں نقشِ کفِ پا حضور ﷺ کے جیسے
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"
حسینؓ اور حسنؓ ایسے پھرتے تھے جیسے
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"

یونس حسرت امرتسری:

نبی ﷺ کے روضۂ اقدس کو چومنے کے لیے
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"

رفیع الدین ذکی قریشی:

ہوا ہے طیبہ کے ذروں کو دیکھ کر محسوس
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"
نبی ﷺ کے شہر کو دیکھا ذکی تو ایسے لگا
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"

عزیز الدین خاکی:

وہاں کے ذروں کو دیکھا تو یوں ہوا محسوس
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"

شاہد حسین شاہد:

مدینے جا کے جو دیکھو تو ایسے لگتا ہے
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"

قاری غلام زبیر نازش:

ہوئی جو آمدِ خیر البشر ﷺ مدینے میں
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"

محمد اسلام شاد:

حضور ﷺ آپ ہیں جب جلوہ گر مدینے میں
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"

صدیق فتحپوری:

پئے سلامیِ خیر البشر ﷺ مدینے میں
"اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں"

محمد لطیف:
وہاں کی روشنی دیکھی تو یوں لگا جیسے
''اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں''

محمد ابراہیم عاجز قادری:
جب آئی رات مدینے میں، یوں ہُوا محسوس
''اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں''
سلام کے لیے محبوب رب عالم ﷺ کو
''اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں''
یہ نور پارے پیمبر ﷺ سے نور لینے کو
''اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں''

حنیف آغاز:
بنے ہیں سنگ ریزے بھی لعل و گہر مدینے میں
''اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں''

بابو محمد رمضان شاہد:
دھنک سی کیا ہے محبت کے اس نگینے میں
''اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں''

تنویر پھولؔ:
بسے جو آ کے شہ بحر و بر ﷺ مدینے میں
''اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں''
نبی ﷺ کے نور کا دیکھا اثر مدینے میں
''اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں''
خدا کی شان نے دکھایا ہنر مدینے میں
''اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں''
مزا ملا جو یہاں جام نور پینے میں
''اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں''
نبی ﷺ کے نور سے کچھ اکتساب کرنے کو
''اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں''
وہاں تو پایا نہیں فرق رات اور دن کا
''اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں''

نبی ﷺ کے ساتھ ہی صدیقؓ آئے طیبہ میں
''اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں''
نبی ﷺ کے جلوؤں سے بٹتی ہے نور کی خیرات
''اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں''
دیارِ شاہ ﷺ میں تنویر کیسی دیکھی پھولؔ
''اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں''

-2 سیدہجویرؒ نعت کونسل کا ۵۷واں (پانچواں سال کا دسواں) ماہانہ نعتیہ مشاعرہ حسب روایت چوپال لاہور میں افطار اور نماز مغرب کے بعد ہوا۔ صدارت علامہ عطا محمد گولڑوی نے کی۔ مہمان خصوصی کرنل (ر) مقبول الٰہی اور مہمان اعزاز سید ہمایوں رشید تھے۔ مشاعرے کے اختتام پر کھانے کا اہتمام میرج ہٹ، پاک بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے حاجی مقبول احمد ضیا نے کیا۔ تلاوت کلام اللہ کی سعادت صاحب صدارت نے حاصل کی اور نظامت مدیر نعت نے۔ اس بار محمد عبداللہ مقطر گجراتی کا مصرع

''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''

پر شعرائے نعت نے نعتیں کہیں۔

''ماورا' آشنا' خدا' قوافی اور ''تو نہ تھے'' ردیف کے ساتھ محمد بشیر رزمیؔ' اکرم سحر فارانی (کاموکے)' رفیع الدین ذکی قریشی' قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالہ)' تنویر پھولؔ (کراچی۔ حال امریکہ)' محمد یونس حسرتؔ امرتسری' بشیر رحمانی' ضیا نیرؔ' محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور۔ حال مکہ مکرمہ)' پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)' عقیل اخترؔ' منصور حسین فائزؔ اور راجا رشید محمود (ناظم مشاعرہ) نے نعتیں کہیں۔

تنویر پھولؔ اور ضیا نیرؔ نے ایک ایک نعت غیر مردف بھی کہی تھی۔ تنویر پھولؔ کی ایک نعت گرہ بند تھی۔

طرح مصرع پر یوں گرہیں لگائی گئیں:

مقطر گجراتی:
مجھے جہاں کی غلط بینیوں پہ ہے افسوس
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''

رفیع الدین ذکی قریشی:
وہ دیکھ لیتے تھے جن کے تھے چشم و دل زندہ
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''

قاری غلام زبیر نازش:
اگرچہ دیدۂ ظاہر سے دور تھے لیکن
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''

اکرم سحر فارانی:
کمال عشق نے دیکھا جمال روئے نبی ﷺ
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''

محمد ابراہیم عاجز قادری:
جو رکھتا نور بصیرت تو دیکھ لیتا انہیں
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''

ضیا نیر:
خیال و فکر کا محور رہا جمالِ نبی ﷺ
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''
نظر سے وہ رہے مستور مثل بوئے گلاب
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''

یونس حسرت امرتسری:
اگر تو سر کو جھکاتا تو دید ہو جاتی
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''

ریاض احمد قادری:
حضور ﷺ دل میں بسے ہیں بسیں گے بستے رہے
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''

عقیل اختر:
گو دیکھا دیکھنے والوں نے روبرو ان کو
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''

تنویر پھول:
تھیں آنکھیں بند نظر کے دریچے وا تو نہ تھے
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''
جو اہل دل تھے وہ سرکار ﷺ پر فدا تھے سوا
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''
کھڑے تھے روضے پہ شمع نبی ﷺ کے پروانے
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''

اویسؓ نے بھی کیے چشم دل سے نظارے
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''
گیا جو طیبہ تو جلوہ مجھے نظر آیا
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''
عرق میں ان کے تھی اے پھول نکہت فردوس
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''

راجا رشید محمود:
رشید یوں بھی تو ہم مستفید دید ہوئے
''حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''

3- کونسل کا ۵۸ واں (پانچویں سال کا گیارھواں) مشاعرہ ۲۰ نومبر ۲۰۰۶ کو چوپال میں ہوا جس کی صدارت پروفیسر جعفر بلوچ نے کی۔ مہمان خصوصی مدیر نعت کے نہایت عزیز دوست رفیق احمد خاں (اسسٹنٹ سیکرٹری پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ) تھے۔ غضنفر علی جاوید چشتی (گجرات) مہمان شاعر کے طور پر شریک مشاعرہ ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید کی سعادت محمد ابراہیم عاجز قادری نے حاصل کی۔ ناظم مشاعرہ حسب روایت راجا رشید محمود تھے۔ اس بار طرح کے لیے اسد ملتانی (م ۷ انومبر ۱۹۵۹) کا یہ مصرع دیا گیا تھا:

''وہ دیکھیے وہ گنبد خضرا نظر آیا''

''نظر آیا'' ردیف کے ساتھ پروفیسر جعفر بلوچ' شہزاد مجددی' محمد بشیر رزمی' غضنفر علی جاوید چشتی (گجرات)' رفیع الدین ذکی قریشی' صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)' قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)' تنویر پھول (امریکہ)' محمد اکرم سحر فارانی (کاموکے)' محمد منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)' صادق جمیل' آسی سلطانی (کراچی)' بشیر رحمانی' پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)' ضیا نیر' پروفیسر سید شاہد حسین شاہد (فیصل آباد)' محمد ابراہیم عاجز قادری' عقیل اختر' ڈاکٹر عطاء الحق انجم فاروقی' منصور حسین فائز' محمد اسلام شاہ اور راجا رشید محمود کی نعتیں سامنے آئیں۔

''آیا'' ردیف اور ''نظر' اثر' بشر'' قوافی کے ساتھ محمد یونس حسرت امرتسری' تنویر پھول' محمد لطیف' ضیا نیر' سید شاہد حسین شاہد اور راجا رشید محمود نے نعتیں کہی تھیں۔

''پایا' سمایا' آیا'' قوافی میں تنویر پھولؔ اور راجا رشید محمودؔ کی اور ''وہ گنبدِ خضرا نظر آیا'' ردیف میں راجا رشید محمود کی نعت تھی۔ تنویر پھولؔ کی ایک نعت گرہ بند تھی۔

''مصرعِ طرح پر مصرے یوں لگے:

اسدؔ ملتانی:
وہ دیکھیے مینار حرم کے نظر آئے
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''

شہزاد مجددی:
صحرا میں گلِ سبز دمکتا نظر آیا
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''

رفیع الدین ذکیؔ قریشی:
داخل ہوئے طیبہ میں تو بول اٹھی تھیں آنکھیں
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''

آسیؔ سلطانی:
سینے میں دھڑکتا ہوا دل کیسے سنبھالوں
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''

صادق جمیلؔ:
وہ دیکھیے' منزل کا نشاں مل گیا ہم کو
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''

محمد لطیفؔ:
اک کیف عجب تھا' یہ سنا جس گھڑی میں نے
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''

غلام زبیر نازشؔ:
یوں آئی صدا غیب سے' اے قافلے والو!
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''

غضنفر علی جاودؔ چشتی:
طیبہ کے مسافر ہیں' کوئی ہم سے یہ کہہ دے
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''

محمد اکرم سحرؔ فارانی:
اس غم کے تلاطم میں سفینہ نظر آیا
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری:
وہ وقت بھی آ جائے کہ عاجزؔ بھی کہے یوں
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''

عقیل اخترؔ:
پھر آنکھ کو وہ قبۂ اعلیٰ نظر آیا
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''

محمد اسلام شاہ:
عرفان کا' آگاہی کا قبلہ نظر آیا
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''

محمد محب اللہ نوریؔ:
اللہ کے الطاف کا جلوہ نظر آیا
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''
تا حدِّ نظر نور کا ہالہ نظر آیا
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''

ضیا نیرؔ:
اک دوسرے سے ہر کوئی کہتا نظر آیا
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''
مژدہ ہو تمھیں زائرو! وہ طیبہ نگر آیا
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''

ریاضؔ احمد قادری:
مجھ کو مرے سرکار ﷺ کا روضہ نظر آیا
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''
کیا تم کو بتائیں' ہمیں کیا کیا نظر آیا

سید شاہد حسین شاہدؔ:
خوابوں کا نگر ہم کو ہے طیبہ نظر آیا
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''
آنکھوں میں ہے فردوس کا نقشہ اتر آیا
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''

یونس حسرتؔ امرتسری:
پڑتے ہی نظر گنبدِ خضرا پہ پکارا
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''
اک زائرِ خوش بخت نے آواز لگائی
''وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا''

عطاء الحق انجم فاروقی:

صد شکر' مجھے آج مدینہ نظر آیا
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"
خوشبو سی چلی آتی ہے روضے کی طرف سے
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"
سرکار ﷺ جہاں پر ہیں' وہ طیبہ تو یہی ہے
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"
دیتے ہیں سبھی لوگ مدینے کی گواہی
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"

تنویر پھول:

"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"
یعنی شہِ کونین ﷺ کا جلوہ نظر آیا
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"
آنکھوں میں لیے عاشق آقا ﷺ گھر آیا
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"
آنکھوں میں بھری' نور کا دریا ہے سمایا
اللہ نے قسمت سے ہمیں دن یہ دکھایا
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"
آنکھوں سے رواں اشک ہیں' خاموش ہوئے لب
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"
یہ تاج ہے طیبہ کا' نہیں اس میں کوئی شک
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"
افگار تھا یہ قلب' اسے مل گیا مرہم
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"
ہم دل میں سمو لیں اسے' آنکھوں میں بسا لیں
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"

دیتے ہیں یہاں حاضری کثرت سے ملائک
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"
آغوش میں ہے اس کی ہی سرکار ﷺ کا روضہ
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"
تسکین ملی دل کو اور' آنکھوں کو تراوت
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"

راجا رشید محمود:

اترائیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"
میزاب اشارے سے یہ کہتا ہوا پایا
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"
دستار زمیں آپ اگر دیکھنا چاہیں
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"
یہ دیکھیے' آنکھوں سے برسنے لگے آنسو
"وہ دیکھیے' وہ گنبد خضرا نظر آیا"

4- کونسل کا آئندہ مشاعرہ ان شاء اللہ ۷ دسمبر ۲۰۰۶ (جمعرات) کو نمازِ مغرب کے بعد چوپال میں ہوگا۔ مصرعِ طرح یہ ہے:

"بندہ نواز! صدقہ لطف نظر ملے"

5- ۲۰۰۷ کے مصرع ہائے طرح صفحہ نمبر 111 پر دیے گئے ہیں۔

متفرقات:

1- انجمن فقیرانِ مصطفیٰ (ﷺ) کا پنجابی مشاعرہ ۳۱۔ اگست ۲۰۰۶ (جمعرات) کو نمازِ مغرب کے بعد فقیرِ مصطفیٰ اثیر کے ہاں غلام محمد آباد' فیصل آباد میں مدیرِ نعت راجا رشید محمود کی صدارت میں ہوا۔ کنول کشمی مہمان خصوصی اور تنویر صہبائی (گوجرانوالا) مہمان خاص تھے۔ مشاعرے میں صاحب صدارت اور مہمانانِ محترم کے علاوہ فقیرِ مصطفیٰ (ﷺ) اثیر (میزبان)' پروفیسر ریاض احمد قادری (ناظم مشاعرہ)' پروفیسر افضال احمد انور' سید مظہر گیلانی' زکی سید' ڈاکٹر

ریاض شاہد، حبیب لودھی، مبشر فیضی، قاری سردار محمد (گوجرہ)، علی شیر اختر مرزا، پروفیسر سید شاہ حسین شاہد، شیخ وقار عظیم، انور اتیق، عبدالرشید ارشد، فضل کریم فضل، ڈاکٹر اقبال فیصل آبادی، محمد سلیم شاہد، اقبال ناز، ملک یوسف دلشاد، احمد چمن اور عبدالغنی تبسم نے اپنا پنجابی نعتیہ کلام سنایا۔ خواجہ محمد امین طاہر، قاری محمد اسماعیل، کمال رسول اور غلام جیلانی نے نعت خوانی کی۔

2- ۴ ستمبر (پیر) کو رات ۸ بجے کی فلائٹ سے مدیر نعت زیارت حرمین شریفین کے لیے چلے گئے۔ ۸ ستمبر کو جمعۃ المبارک مکہ مکرمہ میں ادا کرنے کے بعد وہ عازم مدینہ منورہ ہو گئے اور ۳۔ اکتوبر کو صبح آٹھ بجے واپس لاہور پہنچے۔

3- ۲۱ ستمبر (جمعرات) کو دبستان وارثیہ پاکستان کا ردیفی نعتیہ مشاعرہ دائرہ ادب، جدہ کے زیر اہتمام دائرہ کے صدر محسن علوی کی قیام گاہ پر ہوا۔ جس میں "دلیل" ردیف پر صاحب خانہ (جو ناظم مشاعرہ بھی تھے) کی حمد اور نعت سے آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن حکیم کی سعادت قاری آصف نے حاصل کی۔ ردیف "دلیل" پر عنایت علی خاں، وردیل چوہان، گل انور، ڈاکٹر محمود اقبال حیدر، مجاہد سید، زمرد خاں سیفی، محمد مختار علی، محمد نواز جنجوعہ، اطہر عباسی، عرفان بارہ بنکوی، نورین طلعت عروبہ، انور انصاری، شیخ ظفر مہدی، قمر حیدر قمر، احسان رضا بدایونی، نسیم سحر (جنرل سیکرٹری دائرہ ادب جدہ) نعیم بازید پوری اور سید ظفر مہدی نے نعتیں پڑھیں۔ آخر میں قمر وارثی (ناظم اعلیٰ دبستان وارثیہ کراچی) سے تین اور مدیر نعت راجا رشید محمود سے پانچ نعتیں سنی گئیں۔

مشاعرے کے آغاز میں احمد رضا ہاشمی نے محسن علوی کی حمد، شیر افضل نے محسن علوی کے نانا زردہ کا کوروی کی نعت، محمد نواز جنجوعہ نے راجا رشید محمود کی نعت، شہریار اختر نے محسن علوی کی نعت اور انجینئر مسعود عباسی نے قمر وارثی کی نعت ترنم سے سنائی۔ محفل صبح چار بجے کے قریب ختم ہوئی اور مدیر نعت اسی وقت واپس مدینہ طیبہ کو چل دیے۔

4- مدیر نعت نے ایک جمعہ مکہ مکرمہ میں اور تین جمعے مدینۃ النبی ﷺ میں ادا کیے۔

5- مدیر نعت اپنی ۲۱ بار کی حاضریوں میں ۹ ماہ دس دن مدینہ طیبہ میں رہے۔

6- ۵۔ اکتوبر کو ایوان درود و سلام کی ماہانہ محفل درود و نعت فرینڈز کالونی، حسن آباد میں شہباز بیگ کے ہاں ہوئی لیکن اس دن سید ہجویر نعت کونسل کا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ بھی تھا۔ اس لیے اس بار محفل درود و نعت نماز عصر کے بعد شروع کی گئی اور ایوان درود و سلام کے بانی راجا رشید

محمود مشاعرے کے انتظامات اور افطاری کے اہتمام کے لیے محفل سے جلدی چلے گئے۔ بعض باقی دوست افطار کے بعد مشاعرے میں پہنچے۔ مشاعرے کے بعد شعراء و سامعین کو کھانا پیش کیا گیا۔

7- ۶۔ اکتوبر (جمعہ) کو ریڈیو پاکستان لاہور کے مذہبی پروگرام "صراط مستقیم" کے لیے راجا رشید محمود کی تقریر "رمضان اور قرآن کے فیوض و برکات" ریکارڈ کی گئی۔ پروڈیوسر حافظ حفظ الرحمن تھے۔

8- ۲۲۔ اکتوبر (اتوار) کو تحریک انجمن تعمیل اسلام، بابا فرید روڈ لاہور میں عصر سے افطار اور مغرب تک جلسہ ہوا جس میں حکیم عبدالرشید ارشد، ڈاکٹر غلام علی، حبیب الرحمن مدنی، قاری مقبول الرحمن، ڈاکٹر سید الیاس علی عباسی اور راجا رشید محمود نے تقریریں کیں۔ قاری عثمان نے نعت خوانی کی۔

9- ۲۳۔ اکتوبر (پیر) کو رائل ٹی وی پر شام ۵ سے چھے بجے تک پروگرام "افطار رائل کے ساتھ" کے لائیو پروگرام میں صادق جمیل، رضا عباس رضا اور مدیر نعت راجا رشید محمود سے نعتیں سنی گئیں۔ قاری سعید احمد نے تلاوت قرآن مجید کی اور اذان پڑھی۔ قاری سعید احمد نے تجوید و قرات اور راجا رشید محمود نے نعت کے موضوع پر گفتگو بھی کی۔ میزبان مقدس شاہ کاظمی تھے۔

10- ۲۹۔ رمضان المبارک کو مدیر نعت کے والد محترم راجا غلام محمد (صدر ادارۂ ابطال باطل) رب کریم سے جا ملے تھے۔ اس حوالے سے ۲۳۔ اکتوبر کو نماز عشا کے بعد ماہنامہ "نعت" کے دفتر میں ایصال ثواب کی ایک مختصر محفل ہوئی۔

11- ۲۔ نومبر کو ریڈیو پاکستان کے لیے راویان حدیث کے سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں مدیر نعت کی تقریر ریکارڈ کی گئی۔ پروڈیوسر حافظ حفظ الرحمن تھے۔

12- ۳ نومبر کے روزنامہ "جنگ" کے ادبی ایڈیشن میں مدیر نعت کا انٹرویو چھپا۔ یہ انٹرویو رؤف ظفر نے لیا۔

☆☆☆

سیّد ہجویرؒ نعت کونسل
کے
طرحی نعتیہ مشاعرے

۲۰۰۲

۷۔جنوری — مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے — (سیماب اکبر آبادی)

۴۔فروری — اُمت کو بھی اب شفاعت توقیر عطا ہو — (عبدالکریم ثمر)

۴۔مارچ — عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا — (احسان دانش)

یکم اپریل — نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں — (محسن کاکوروی)

۶ مئی — حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی — (حافظ مظہر الدین)

۳ جون — نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں — (ارمان اکبر آبادی)

یکم جولائی — مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات — (اختر الحامدی)

۵۔اگست — جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر — (ضیاء القادری)

۲ ستمبر — ہاں! کوئی نظرِ رحمت سلطانِ مدینہ ﷺ — (جگر مراد آبادی)

۷۔اکتوبر — درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو — (امیر مینائی)

۴۔نومبر — ہوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار — (ظفر علی خاں)

۲۰۰۳

۶ جنوری — ہیں تا ابد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں — (محمد افضل فقیر)

۳ فروری — میں اور بارگاہِ رسالت پناہ ﷺ کی — (زاہدہ خاتون شروانیہ)

۳۔مارچ — یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے — (عبدالعزیز شرقی)

۷۔اپریل — زباں پہ میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا — (کرامت علی شہیدی)

۵ مئی — نے غنچے کھلے گل، نہ تر اُٹھا، نسیم آئی — (نظم طباطبائی)

۶ جون — نہ دیکھا روضہ والا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا — (آزاد بیکانیری)

۷۔جولائی — آفتابِ رُقدم کی پہلی کرن — (محمد اعظم چشتی)

۴۔اگست — کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد — (مفتی غلام سرور لاہوری)

۶ ستمبر — جمالِ مصطفیٰ ﷺ میرا عقیدہ — (رئیس امروہوی)

۲۔اکتوبر — دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ — (حسن رضا بریلوی)

۶ نومبر — عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ — (بیدم وارثی)

۴ دسمبر — مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا — (کوثر علی کوثری)

۲۰۰۴

یکم جنوری — ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے — (طفیل ہوشیارپوری)

۵ فروری — اوراقِ دل پہ نعتِ نبی ﷺ رقم کریں — (فدا کلیم کرنالی)

۳ مارچ — اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ — (ستار وارثی)

یکم اپریل — نعتِ محبوبِ داور ﷺ سند ہو گئی — (منور بدایونی)

۶ مئی — ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو — (عزیز حاصلپوری)

۳ جون — حسن بہ حسن، رُخ بہ رُخ، جلوہ بہ جلوہ، ہو بہو — (درد کاکوروی)

یکم جولائی — متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد — (ساغر صدیقی)

۵۔اگست — نہیں ہے طور بلند ان کے آستاں کی طرح — (شہاب دہلوی)

۲ ستمبر — سارے نبیوں سے اونچا مقام آپ کا سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا — (بیکس فتح گڑھی)

۷۔اکتوبر — ان ﷺ کو شبِ الست کا بدر الدجیٰ کہوں — (راجہ محمد عبداللہ نیاز)

۴ نومبر — شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا — (محمد دین تاثیر)

۲ دسمبر — یہ دنیا ایک صحرا ہے مدینہ باغِ جنت ہے — (حفیظ جالندھری)

۲۰۰۵

۶ جنوری — قرارِ زندگانی لطفِ پیغمبر ﷺ سے ملتا ہے — (شوکت ہاشمی)

۳ فروری — ہے وقفِ عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ — (صاحبزادہ فیض الحسن)

۳ مارچ — فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے — (خلیق قریشی)

۷۔ اپریل — ملا خدا بھی اگر کسی کو ملا محمد ﷺ کے آستاں سے — (عزیز حاصلپوری)

۵ مئی — ظہور اس عالمِ امکاں میں ہے سارا محمد ﷺ کا — (بیان یزدانی میرٹھی)

۲ جون — قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں — (حفیظ تائب)

۷ جولائی — حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے — (نعیم صدیقی)

۴۔ اگست — آنکھوں کا نور آپ ہیں دل کا سرور آپ ﷺ — (راز کاشمیری)

یکم ستمبر — عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا — (نظیر لودھیانوی)

۶۔ اکتوبر — طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب — (احمد رضا بریلوی)

۳ نومبر — روشنی دل میں اتر آئی نظرہ کے راستے — (حسرت حسین حسرت)

یکم دسمبر — جس دل میں آرزوئے حبیبِ خدا ﷺ نہیں — (حمید صدیقی لکھنوی)

۲۰۰۶

۵ جنوری — جو پناہِ سیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا — (کفایت علی کافی)

۲ فروری — مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے — (تبسم رضوانی)

۲ مارچ — وہ ایک در کہ جہاں دور آسماں ٹھہرے — (شورش کاشمیری)

۶۔ اپریل — جو نثار احمدِ مرسل ﷺ نہ جہاں اس پہ نثار — (سید سجاد رضوی)

۴ مئی — جو غیب کی کئی باتوں کا انکشاف کرے — (خالد بزمی)

یکم جون — آستانِ مصطفیٰ ﷺ ہے اتنا اچھا لگا — (حبیب اللہ حاذق)

۶ جولائی — سعادت دو جہاں کا موجب ہے مصطفیٰ ﷺ کا غلام ہونا — (مرتضیٰ احمد میکش)

۳۔ اگست — ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا — (عبدالحامد بدایونی)

۷ ستمبر — اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں — (اقبال عظیم)

۵۔ اکتوبر — حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے — (مظفر گجراتی)

۲ نومبر — وہ دیکھیے وہ گنبدِ خضرا نظر آیا — (اسد ملتانی)

۷ دسمبر — بندہ نوازا! صدقہ لطف نظر ملے — (انور فیروز پوری)

۲۰۰۷

۴ جنوری — مری دعا کے گلے میں اثر کا ہار درود — (شیر افضل جعفری)

یکم فروری — تخلیق کائنات تجلائے ناز ہے — (فدا حسین فدا)

یکم مارچ — وہ باعثِ کن منبع و سرچشمۂ انوار — (یوسف ظفر)

۵۔ اپریل — عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا — (شکیل بدایونی)

۳ مئی — عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی — (صابر براری)

۷۔ جون — اس میں نہیں کوئی شک آپ ﷺ آخری نبی ہیں — (قیوم نظر)

۵ جولائی — سب پا شکستگاں کا سہارا ہے ان کا نام — (احمد ندیم قاسمی)

۲۔ اگست — اے گدا! ترے حسنِ سوال کے صدقے — (محمد حسین آسی)

۶ ستمبر — یہ کلیاں پھول غنچے رنگ و بو موجِ صبا کیا ہے — (منظور الحق مخدوم)

۴۔ اکتوبر — وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے وہ جہاں جہاں سے گزر گئے — (بیان جعفری)

یکم نومبر — گنہگاروں کے ہونٹوں پہ درودِ پاک جب آیا — (ازہر درانی)

۶ دسمبر — میرے نبی ﷺ کا تذکرہ میرے حضور ﷺ ہی کی بات — (علیم ناصری)

☆☆☆☆☆

آئندہ شمارے

جنوری ۲۰۰۷ — منہاج نعت

فروری ۲۰۰۷ — طرقِ تحقیق (حصہ دوازدہم)